



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 13 نومبر 1997ء مطابق 12 رب جم 1418 ھجری (بروز جمعرات)

نمبر شمار	فہرست	صفیہ نمبر
۱	آغاز حلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	دعائے مفترض	۲
۳	وقت سوالات	۳
۴	رخصت کی درخواستیں	۴
۵	زیر و گور	۵
۶	قراردادوں	۶
۷	قرارداد نمبر 29 میخاب مولوی نصیب اللہ (مولانا اللہ دا و خیر خواہ نے پیش کی)	۷
۸	قرارداد نمبر 40 میخاب عبدالرحیم مندو خیل (قراردادوں میں منظور کی گئی)	۸
۹	مشترک قرارداد نمبر 41 میخاب عبدالرحیم مندو خیل اور سردار مصطفیٰ ترین (قرارداد پر زور نہیں دیا)	۹
۱۰	قرارداد نمبر 42 میخاب سردار مصطفیٰ خان ترین (قرارداد پر زور نہیں دیا)	۱۰
۱۱	مشترک قرارداد نمبر 44 میخاب نواب ذو الققدر علی گنجی، میر جان محمد جمال، سعید احمد باشی، سردار سریام سکھڑو گنجی (قراردادوں پس لئے گئی)	۱۱
۱۲	قرارداد نمبر 47 میخاب میر جان محمد جمال (قرارداد منظور کی گئی)	۱۲
۱۳	مشترک تحریک اتو نمبر 2 میخاب عبدالرحیم مندو خیل، سردار مصطفیٰ ترین	۱۳

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چھٹا اجلاس مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۹۷ء بطابق ۲۰ رب جنوری (بروز تحریرات) بوقت چار بجکر دس منٹ (سہ پہراز) صدارت صیر عبد الجبار خان، ایسیکر صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

خلافت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالحسین خوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
ثَبَرَكَ اللَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ بِنِ الَّذِي خَلَقَ
الشَّمْوَاتِ وَالْمُؤْمَنَاتِ وَالْمَحْيَيْنَ لِيَتَلَوَّ كَمْ أَيْكُمْ أَخْسَنُ عَمَلاً ط
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَفُورُ ۝

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو نمایت رحم والا سربراں ہے۔ (بڑا بارکت ہے وہ اخداۓ بالغیار۔ جس کے باقی میں (دنیا جان کی) اسلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں کون رچے عمل کرتا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے۔ جس سات آسمان بنادیئے (اسے دیکھنے والے) بھلا جھکو (خدائے) ارجمن کی (اس) صفت میں کوئی کور کسر دکھالی دیتی ہے۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

جناب اپسیکر سردار عبدالرحمان خان کھیتران۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتران (وزیر) جناب جمائداد شاہ جو گزینی وفات پاچے ہیں۔ وہ مرکز میں سینٹر اور پھر یہاں وزیر بھی رہ چکے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ میر اسرار اللہ زہری (وزیر) جناب ملک عبدالرسول نہیں بھی وفات پاگئے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب اپسیکر دونوں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔
(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب اپسیکر وقف سوالات۔

مسٹر عبدالرحمیم خان مندو خیل جناب مجھے اس وقت تک نہ سوال اور نہ ہی جواب ملا ہے، کوئی چیز نہیں۔ میرے ڈیک پر بھی نہیں اور ابھی رکھ دیا گیا ہے اب جب رکھ دیا ہے تو یہیں اس وقت اس پر سوال تو نہیں کروں گا۔

جناب اپسیکر عبدالرحمیم خان قواعد کے مطابق ایک گھنٹہ پلے رکھے گئے ہیں۔ یہ آج صح رکھے گئے ہیں۔

مسٹر عبدالرحمیم خان مندو خیل جناب والا آپ کے سامنے صحیح بیان نہیں کیا گیا ہے ایک گھنٹہ پلے نہیں ایک منٹ پلے تک یہ نہیں ملے۔

مسٹر بزم اللہ خان کاکڑ (وزیر) جناب اپسیکر چونکہ وزیر موصوف بھی نہیں ہیں اور رحیم صاحب کا بھی اپنا ایک موقف ہے کہ مجھے جواب نہیں ملے لہذا ہم ڈیلفر Deter کرنے کے لئے رکھتے ہیں جب تک وزیر موصوف نہیں آجائے ہیں اس کو ڈیلفر Defter کیا جائے۔

مسٹر عبدالرحمیم خان مندو خیل مجھے لجھندا ایک نہیں ملا جس میں سوال ہیں۔

جناب اپسیکر آپ کو ملا ہوگا ایک لجھندا ان کو دے دیں۔

مسٹر عبدالرحمیم خان مندو خیل جناب ہم کو جو گیارہ نایریں کو لجھندا ملا تھا آج کے دن کے لئے جس میں سوالات تھے۔ اس کو تو یہیں وصول کرنا ضروری نہیں سمجھتا ہوں۔ پلے

ہمیں سوال تھے ہوئے ملتے تھے کہ فلاں صفحہ پر فلاں سوال۔ یہ نہیں ملا۔
جناب اپسیکر درست ہے میں پڑھ کروں گا۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا ہونا یہ چاہئے تھا کہ میں بھگے کے بارے میں بات کرتا اس وقت تک ہم بات نہیں کرتے۔ جب تک ہم مجبور نہیں ہو جاتے یہ لیٹ کروں گا کہ میں بھگنوں سے مطالبہ کرتا ہوں وقت پر جواب دیا کریں۔ اور بہت سارے سوالات جو بھگلے دن رہ گئے اس میں تکروری تھی کہ ہم نے سننی نہیں کی اور اس میں بڑے بھگلے ہوئے پندرہ سو کلو میٹر ایک سال کا ہے پندرہ سو کلو میٹر دوسرے سال کا ہے پندرہ سو کلو میٹر تیسرا سال کا ہے اور اتنے ہی اور ادنیٰ اور کر کے یہاں رکھ دیتے ہیں یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔

جناب اپسیکر میں اس کے لئے عرض کرتا ہوں عبدالرحیم خان آپ نے فرمایا سوالات نہیں ملے اس کا میں ذمہ دار ہوں دفتر سے پوچھوں گا آپ کو ملتے چاہئے ایک چیز، اور آپ نے فرمایا سوال نہیں ملے ہم نے دس تاریخ کو ڈیپھ کئے تھے۔ تاریخ جدید تھی سات جولائی کو اور یاد ہبانی ہم نے ۲۲ اکتوبر کی ہے آج جواب آئے ہیں صحیح اس سے قبل میں نے اس کا نوٹس لیا ہے مگر متعلقہ کو جواب طلبی لکھیں گے۔ ریاستہار دے چکا ہوں۔ میں انکوارزی کروں گا۔

جناب اپسیکر آپ بولتے جاں میں ڈیلفر کرتا ہوں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل سوال نمبر۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔

جناب اپسیکر چونکہ وزیر نہیں ہے سوال ڈیلفر ہو گے۔

جناب اپسیکر دوسرا سوال ۲۲۱ وزیر صحت نہیں ہے سوال ڈیلفر کیا گیا۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل ۲۲۲۔

جناب اپسیکر چونکہ وزیر صحت نہیں ہے سوال ڈیلفر کیا گیا۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل ۲۲۳۔

جناب اپسیکر سوال ڈیلفر کیا گیا۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جاپ عبدالکریم نو شیروانی نے مجھے لکھ کر دیا ہے
میرے سوال ڈیفر کے جائیں۔ سوال ۱۴۸۔

جواب اپنیکر سوال ہیلچھ سے تعلق رکھا ہے ڈیفر ہو گیا۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل ۱۴۹۔

جواب اپنیکر ذریب صحت نہیں ہے سوال ڈیفر کیا گیا۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل ۱۵۰۔

جواب اپنیکر سوال ڈیفر کیا گیا۔

جواب اپنیکر ۱۵۰ میر جان محمد جمالی۔

میر جان محمد خان جمالی سوال نمبر ۲۲۰۔

جواب اپنیکر سوال ڈیفر کیا گیا۔

(نوت۔ ڈیفر Defrer یعنی مؤخر کے گئے سوالات کو مباحثات، کارروائی میں شامل نہیں کیا گیا)

جواب اپنیکر سوال نمبر ۲۲۲ میر جان محمد خان جمالی صاحب کا ہے دریافت فرمائیں۔

۲۲۳، میر جان محمد خان جمالی

کیا ذریب جھگڑات و ماحولیات از رہا کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف۔ ۲۱ فروری ۱۹۹۶ء تا حال حکم متعلق اور اسکے ذریب انتظام تمام مسلسلہ حکم جات، پر جیکس (اگر ہوں) ایں کتنے گز بڑا آفسران و بان گز بڑا اہلکاروں کے تبادلے کر دیے گئے ہیں۔ اسکے نام، عمدہ مقام تبادلہ اور عمدہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔ نیز کیا ان تبادلوں میں اہلیت، تجربہ اور گرید کا خیال رکھا گیا ہے۔

ب۔ مذکورہ بلا حدیل کردہ آفسران و اہلکاران اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے نیز کیا یہ آفسران و اہلکار نے عدوں پر تعیناتی کے اہل تھے اور اپنے پیش و آفسران و اہلکاران سے چارج لینے والے ملازمین کی آبائی مطلع و رہائش کی تفصیل دی جائے؟

ج۔ مذکورہ تبادلوں میں T.A, D.A اکی مدیں کل کتنی رقم ادا کر دی گئی ہے۔ نیز

ہر آفیسر و اہلکار کو ادا کردہ سفر خرچ کی عنیدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر جنگلات و ماحولیات

۲۱ فوری ۱۹۹۸ء تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۸ء کے دوران مکمل جنگلات کے گرید ۱۶۰۰ و بالا

آفیسران کے تبادلے کے گئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ ان تبادلوں کو کرتے وقت آفیسران و اہلکاران کی الیت / تجربہ اور گرید کا خیال رکھا گیا۔

خبر شارہم آفیسر سر	حتم تباول و مقام	سیدیں کردہ پارچ یعنی والے	لیڈے ملے اے
حمدہ و گرین	آفیسر کی تھیلی	آفیسر کی آبائی	کی مدین جتنی
NIL	کی حدت	ملن و بیان	رقم ادا کی گئی

د۔ مسٹر جیب اللہ	ذی ایف او کوئٹہ سے	۶۶۶	کوئٹہ
------------------	--------------------	-----	-------

ذی ایف او (بی ۱۸) حی ایف او (بدایات)
دفتر ہالم اعلیٰ جنگلات

در۔ مسٹر محمد یوسف	ذی ایف او (بی ایت)	۶۶	زیارت
--------------------	--------------------	----	-------

ذی ایف او (بی ۱۸) سے ذی ایف او (زیارت)

در۔ مسٹر انعام اللہ	ذی ایف او زیارت	۲ سال	ثوب
---------------------	-----------------	-------	-----

ذی ایف او (بی ۱۸) سے ذی ایف او کوئٹہ

در۔ مسٹر غلام سید ا اسمٹ	ذی ایف او کوئٹہ سے دفتر	۶۲	بی
--------------------------	-------------------------	----	----

(بی ۱۸) سے ذی ایف او زیارت
کے دفتر میں

در۔ مسٹر لعل محمد	ذی ایف او کوئٹہ کے دفتر	۲ سال	کوئٹہ
-------------------	-------------------------	-------	-------

اسٹٹٹ (بی ۱۸) سے ناظم اعلیٰ جنگلات کے
دفتر میں

در۔ مسٹر خیف فضل	ناظم اعلیٰ جنگلات کے دفتر	۱۸	کوئٹہ
------------------	---------------------------	----	-------

اسٹٹ (بی ۱۱) سے ڈی ایف اور کوئٹہ

کے دفتر میں

۱۰۔ مسٹر خالد محمود ڈی۔ ایف۔ او شکاریات ۲ سال کوئٹہ

اسٹٹ (بی ۱۱) کے دفتر سے ڈی۔ ایف۔ او

پانگ کے دفتر میں

۱۱۔ روپتہ الیس ناظم اعلیٰ جگات کے ۶۸ کوئٹہ

اسٹٹ (بی ۱۱) دفتر سے ڈی۔ ایف۔ او

شکاریات کے دفتر میں

۱۲۔ ڈاکٹر غفور الحق ناظم اعلیٰ جگات سے ۶۸ سال ۶۸ بھی

آفسر بکار خاص

۱۳۔ مسٹر منظور احمد ناظم جگات خدار سے ۶۸ بھی

ناظم جگات (بی ۱۱) ناظم اعلیٰ جگات کوئٹہ

۱۴۔ مسٹر حبیب اللہ ڈی۔ ایف۔ او بدایات سے ۶۸ کوئٹہ

ڈی۔ ایف۔ او بدایات ناظم جگات خدار

(بی ۱۱)

۱۵۔ مسٹر محمد یوسف ڈی۔ ایف۔ او زیارت ۶۸ زیارت

ڈی۔ ایف۔ او (بی ۱۱) سے ناظم جگات کوئٹہ

۱۶۔ مسٹر اشfaq احمد ناظم جگات کوئٹہ سے ۶۸ کوئٹہ

ڈی۔ ایف۔ او (بی ۱۱) آفسر بکار خاص

۱۷۔ قاضی عبدالحق پراجیکٹ ڈائیکٹر ۲ سال کوئٹہ حساب کتاب موصول نہیں ہو

ڈی۔ ایف۔ او (بی ۱۱) والٹر ہلڈ کوئٹہ سے ناظم

جگات ڈیرہ مراد جمال

۵۶۔ عبدالرازق حساب کتاب موصول
نہیں ہوا

ڈی ایف او (بی ۱۸) ڈائرکٹرینج مخت
کوئٹہ سے پراجیکٹ
ڈائرکٹروائز فیڈ کوئٹہ

۵۷۔ سرہمنیر احمد نامی جگات ذیرہ
نہیں ہوا

ڈی۔ ایف او (بی ۱۸) مراد جمالی سے
پراجیکٹ ڈائرکٹر
ریخ مخت پراجیکٹ
کوئٹہ

۵۸۔ سرہ محمد اقبال زہری ڈی ایف او داڑر
فارسٹ رنگر (بی ۲۰) فیڈ پراجیکٹ
لورالائی سے
ڈی ایف او ذیرہ جیئی

۵۹۔ سرہ محمد طیف فارسٹ ایکشن آفیسر اسال ۲۰۲۰ کوئٹہ
حساب کتاب موصول
نہیں ہوا

رنگر (بی ۲۰) ریخ مخت پراجیکٹ
کوئٹہ سے

ڈی ایف او او اصل

۶۰۔ سرہ محمد اسلم ڈی ایف او زیارت
ڈی ایف او (بی ۱۸) رسماں پراجیکٹ سے

۱۰	مر سر محمد اقبال فارست	آفسر بکار خاص کوئٹہ ۳ سال کوئٹہ حساب کتاب موصول نہیں ہوا	۲۰	مر سر محمد اقبال فارست	آفسر بکار خاص کوئٹہ ۳ سال کوئٹہ حساب کتاب موصول نہیں ہوا
۱۱	مر سر محمد ذوالقدر	آفسر بکار خاص کوئٹہ ۳ سال کوئٹہ حساب کتاب موصول بیرون سفر خرچ	۲۱	مر سر محمد ذوالقدر	آفسر بکار خاص کوئٹہ ۳ سال کوئٹہ حساب کتاب موصول بیرون سفر خرچ
۲۲	مر سر محمد ابراهیم	ایکشن آفسر رینج مجنت ۴۵	۳۰	مر سر محمد ابراهیم	ایکشن آفسر رینج مجنت ۴۵
۲۳	مر سر ظلام محمد	سینز ٹکنیکل آفسر رینج ۳ سال کوئٹہ نہیں ہوا	۳۱	مر سر ظلام محمد	سینز ٹکنیکل آفسر رینج ۳ سال کوئٹہ نہیں ہوا
۲۴	مر ضیغم علی فارست	۳ سال کوئٹہ نہیں ہوا	۳۲	مر اختر محمد فارست	آفسر بکار خاص کوئٹہ ۳ سال کوئٹہ نہیں ہوا
۲۵	مر عبد الوود فارست	آفسر بکار خاص کوئٹہ ۳ سال کوئٹہ نہیں ہوا	۳۳	مر رنجی مراد جمالی	آفسر بکار خاص کوئٹہ ۳ سال کوئٹہ نہیں ہوا

وائز فیڈ پر اچکٹ۔

No. T.A , D.A	کوئٹہ	۲ سال	۳۴	سر مسٹر محمد شفیق فارسٹ فارسٹ او تھل سے
			(بی۔۱۰)	ریخ فارسٹ آفیسر پشین
	نمبر آباد	۵۰	۵۵	سر مسٹر فتحی محمد فارسٹ ریخ فارسٹ آفیسر
	حساب کتاب موصول		(بی۔۹)	نیشن ہوا
	ڈیڑہ مراد جمالی سے			الکس ڈیڑی او شکار کوئٹہ
	الکس ڈیڑی او شکار سے ایک ماہ			بیٹھر سفر خرچ
	نمبر آباد		(بی۔۸)	ریخ فارسٹ آفیسر پشین
	لشیر سفر خرچ			الکس ڈیڑی او شکار سے ایک ماہ
	بیجنی		(بی۔۷)	درستہ مسٹر عبدالعزیز فارسٹ فارسٹ مسٹونگ سے ڈیڑہ ۱۳ سال بیجنی
	لشیر سفر خرچ			ریخ فارسٹ آفیسر
	ڈیڑہ مراد جمالی		(بی۔۶)	ڈیڑہ مراد جمالی سے
	کوئٹہ			۳۶ مسٹر غلام سرور فارسٹ ریخ فارسٹ آفیسر ۱۲ سال
	حساب کتاب وصول نہیں		(بی۔۵)	پشین سے رپورٹ
				ناظم اعلیٰ جنگلات کوئٹہ
	لشیر سفر خرچ			ہر سر مسٹر محمد اکرم فارسٹ فارسٹ پشین سے ۲ سال
	کوئٹہ		(بی۔۴)	ریخ فارسٹ آفیسر
				شیرانی (ٹوب)
	حساب کتاب موصول			ہر سر خلیل الرحمن ریغز شکار زیارت ۲ سال
	ریغز شکار (بی۔۱۰)			نیشن ہوا
	کوئٹہ			سے ریغز شکار نوٹیجی
	حساب کتاب موصول		(بی۔۳)	ہر سر ضیا ندی محمد فارسٹ فارسٹ ۱۰ ماہ
	کوئٹہ			فارسٹ گواوے سے
	حساب کتاب موصول			فارسٹ خندمار
			(بی۔۲)	ہر سر عبدالرازاق فارسٹ فارسٹ ریخ فارسٹ آفیسر ڈیڑہ سال زیارت
				حساب کتاب موصول

نہیں ہوا	مصلح۔ پشین سے رجی فارسٹ آفیسر ہر ہاتھی	(بی۔۶)
نہیں ہوا	۴۷۔ میر سلطان محمود فارسٹ رجی فارسٹ آفیسر ڈیڑھ سال بارکھان حساب کتاب موصول ہند اور گک کوئٹہ سے رجی آفیسر تربت	(بی۔۸)
۳۲۔ عبدالرازاق ڈیڑھیسداو ناظم جنگلات خندار سے چار سال بھیگور پروجیکٹ دائریکٹر کوئٹہ	بیشتر سفر خرچ (بی۔۱۸)	
نہیں ہوا	۵۰۔ موسیٰ خان، اسٹینٹ اسٹینٹ دفتر DSC ایک سال چھ ماہ کوبلو حساب کتاب موصول مستونگ سے دفتر DFO کوبلو	(بی۔۱۹)
نہیں ہوا	۵۲۔ سعد خان، اسٹینٹ اسٹینٹ دفتر DFO ایک سال چھ ماہ کوبلو حساب کتاب موصول کوبلو سے دفتر DSC مستونگ	(بی۔۲۰)
نہیں ہوا	۵۴۔ میر منیر الحمد، اسٹینٹ اسٹینٹ دفتر PD ۲ سال کوئٹہ حساب کتاب موصول کوئٹہ سے دفتر DFO	(بی۔۲۱)
نہیں ہوا	۵۶۔ عبد القادر، اسٹینٹ اسٹینٹ دفتر DFO ایک سال لورالائی حساب کتاب موصول پروجیکٹ لورالائی سے شکار کوئٹہ	(بی۔۲۲)
نہیں ہوا	۵۸۔ خان محمد، اسٹینٹ اسٹینٹ دفتر ناظم اسال ۱۹۲۹ء بی۔ حساب کتاب موصول جنگلات ڈیڑھ مراد جہلی	(بی۔۲۳)
نہیں ہوا	۶۰۔ محمد اکرم اسٹینٹ دفتر ناظم جنگلات ۲ سال کوئٹہ حساب کتاب موصول سے ناظم جنگلات کوئٹہ	(بی۔۲۴)

(بی۔۱۰)

کوئٹہ سے دفتر ہائی

جگلات ڈیرہ مراد جمالی

- ۵۹۔ محمد علیخان سینر کلک دفتر DFO لورالائی ایک سال کوئٹہ حساب کتاب موصول نہیں ہوا (بی۔۱۰) سے دفتر DFO ڈیرہ گنڈی
- ۶۰۔ محمد نسیم سینر کلک دفتر DFO ڈیرہ گنڈی ایک سال کوبلو حساب کتاب موصول نہیں ہوا (بی۔۱۰) سے دفتر DFO لورالائی
- ۶۱۔ آصف اقبال فارسٹر فارسٹر سفر زیارت ۲ سال کوئٹہ بغیر سفر خرچ (بی۔۱۰) سے DFO دفتر کوئٹہ
- ۶۲۔ علاؤ الدین فارسٹر فارسٹر گوادر سے ۲ سال پشین بغیر سفر خرچ (بی۔۱۰) فارسٹر قلعہ عبداللہ
- ۶۳۔ سید حمید اللہ فارسٹر فارسٹر زیارت سے اسال پشین بغیر سفر خرچ (بی۔۱۰) فارسٹر قلعہ عبداللہ
- ۶۴۔ سید یار محمد فارسٹر SDO شکار کوئٹہ سے ۱۵۰۰ روپیہ (بی۔۱۰) نہیں ہوا حساب کتاب موصول رجیستر (بی۔۱۰) نئی۔ ایف او پشین
- ۶۵۔ الطاف حسین فارسٹ نئی۔ ایف او پلانگ چار سال کوئٹہ 12000 روپیہ (بی۔۱۰) کوئٹہ سے نئی۔ ایف او کوبلو
- ۶۶۔ کرم علی فارسٹ ریخ فارسٹ آفسر چار سال نصر آباد بغیر سفر خرچ (بی۔۱۰) ہر ہائلی سے ریخ فارسٹ آفسر محبت پور
- ۶۷۔ محمد اسلم فارسٹ ریخ فارسٹ آفسر ۲ سال نصر آباد بغیر سفر خرچ (بی۔۱۰) محبت پور سے ریخ فارسٹ آفسر ہر ہائلی

۲۰	محمد اسلم، فارسٹر	ریچ فارست آفیسر	۱۶۳	نصیر آباد	بیرون سفر خرچ
		ہر ہالی سے ریچ فارست			(بی۔۹)
		آفیسر ڈیرہ اللہ یار			
۲۱	محمد اعلیم، فارسٹر	ریچ فارست آفیسر	۱۶۸	بی	بیرون سفر خرچ
		کوئٹہ سے ریچ فارست			(بی۔۱۰)
		آفیسر اوسٹہ محمد			
۲۲	عبد الغنی، فارسٹر	ڈی۔ ایف او پرائیکٹ	۱۶۸	ستونگ	بیرون سفر خرچ
		کوئٹہ قلعہ عبد اللہ			ریتھر (بی۔۱۱)
۲۳	محمد باشم، فارسٹر	فارسٹر چ تیسرے	۱۰ سال	لور الائی	بیرون سفر خرچ
		RFO پچ تھیس			(بی۔۱۲)
No T.A, D.A	سید غلام رسول، فارسٹر	RFO ستونگ سے	ایک سال	نصیر آباد	
		RFO گندادہ			(بی۔۱۳)
No. T.A, D.A	قاضی محمد حسین، فارسٹر	RFO گندادہ سے	پانچ سال	بی	
		RFO ستونگ			(بی۔۱۴)
No. T.A, D.A	رسنام خاں، فیڈر	RFO پرائیکٹ ستونگ میں سال	ستونگ		
		RFO سے گواہ			اسٹٹ (بی۔۱۵)
۲۷	مسٹر مظہیم علی فارست	ڈی۔ ایف او ڈیرہ اللہ یار	ایک سال	بی	بیرون سفر خرچ
		ریتھر (بی۔۱۶)	سے ڈی۔ ایف او کیبلو		
۲۸	مسٹر اختر محمد	ڈی۔ ایف او پیشین	۲ سال چار ماہ	کوئٹہ	صلغ - 4000/-
		فارسٹ ریتھر (بی۔۱۷)	سے آفیسر بکار خاص کوئٹہ		
۲۹	عبدالودود، فارسٹر	ڈی۔ ایف او تھر	۱۶۸	کوئٹہ	حساب کتاب موصول
		عبداللہ سے آفیسر			ریتھر (بی۔۱۸)
		نہیں ہوا			

بکار خاص کو شے

مہر خورشید احمد، فارست ریچ فارسٹ آئیس سے ایک سال بھی حساب کتاب وصول نہیں
ہمارا ریٹر (بی۔۲۹) ذیں اللہ یاد سے

ذی۔ ایف او ذیرہ مگنی

ام۔ محمد حیات ذی۔ ایف او ذی۔ ایف او بھی ایک سال بھی مبلغ 12000 سے ذی۔ ایف او
شکار کو شے

ام۔ محمد یونس، فارست امین جنگلات خاران اسال چار ماہ قلات حساب کتاب وصول
نہیں ہوا ریٹر (بی۔۲۹) سے اسٹینٹ کنفرڈ روٹر
شکار بنگولوں اور تحل۔

جناب اپسیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا گیا ۲۲۳ پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جب ایک ضمنی سوال اس پر ہے ٹرانسفر کا پھر اس میں ریکارڈ نہیں ہے۔ جو اس دوران ٹرانسفر ہوئے ہیں۔ بڑے تھقروقت میں یہ ٹرانسفر جو ہیں ہم حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ وہ ٹرانسفر انتقالی طور پر نہ کرے ٹرانسفر ایسے نہ کرے جو ہمارے صوبے کے بجٹ پر بوجھ پڑے۔ یہ خصوصی گزارش ہے۔

جناب اپسیکر یعنی ایسے ٹرانسفر ہوں کہ جس سے آئندہ ہمارے صوبے پر بوجھ پڑے وہ زیادہ آپ سے نہیں ملتے ہیں۔

وزیر جنگلات ہم نے کسی افسر کے خلاف کوئی انتقالی کارروائی نہیں کی ہے کسی افسر کے خلاف ہمارے مکمل جنگلات کا آپ نے بار بار اخبارات میں بھی پڑھا ہوا بہت کرپش ہوئی تھی۔ ہم نے مجبوراً انکوارٹی کی بعض کو اوائل ذی بیانیا اور بعض کے ٹرانسفر کئے۔ اور

سپنڈ Suspend بھی کئے ہوئے ہیں۔ کسی افسر کے خلاف ہم نے کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی ہے۔ ہم نے جو بھی کیا ہے میراث پر کیا ہے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب اس پر پلیٹنٹی ہے یہ تو ان کے وزیر صاحب نے بیان کر دیا کہ انہوں نے انکواڑی کی ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ انکواڑی کا ہمارے ملک میں طریقہ نکالا گیا ہے کہ جو بھی پہلی گورنمنٹ گزر گئی نئی گورنمنٹ اس کا سب کچھ ٹھیک ہے۔ دوسروں کا سب کچھ غلط ہے اور پھر ان کی بھی یہی پوزیشن ہے اس نے انکواڑی کو شفاف اور ایسے تمام دنیا دیکھے کہ صحیح ہے اور انصاف پر مبنی ہو۔
جناب اسپیکر ٹھیک ہے انکواڑی شفاف ہو۔

۲۲۵، میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر کیوں ڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

الف۔ ۲۱ فروری ۱۹۹۰ء تا تا حال حکمر متحققہ اور اسکے زیرِ انتظام تمام خسلکہ حکمر جات ر پر جنکس (اگر ہوں ایں کتنے گزٹڈ آفیسران و نان گزٹڈ اہلکاروں کے تباہی کے دریے گئے ہیں۔ اسکے نام، عمدہ، مقام تباہہ اور مقام و عمدہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔ نیز کیا ان تباہلوں میں اہلیت، رجہر اور گرینڈ کا خیال رکھا گیا ہے۔

ب۔ مذکورہ بالا تبدیل کردہ آفیسران و اہلکاروں اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ نیز کیا یہ آفیسر و اہلکار نئے عہدوں پر تعیناتی کے اہل تھے اور اپنے پیشہ و آفیسران و اہلکاروں سے چارج لیتے والے ملازمین کی آبائی مطلع و بائش کی تفصیل دی جائے؟

ج) مذکورہ تباہلوں میں (T.A, D.A) کے میں کل کتنی رقم ادا کر دی گئی ہے نیز ہر آفیسر و اہلکار کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر کیوں۔ ڈی۔ اے

کیوں ڈی اے ایک خو نختار ادارہ ہے۔ اور حکمر منصوبہ بندی و ترقیات حکومت بلوچستان کے زیرِ انتظام کام کرتا ہے۔ اور کیوں ڈی اے کا کونٹہ شہر کے علاوہ دیگر کوئی ذیلی دفتر کسی اور

ضلع میں نہیں ہے۔ اس لئے کوئی تبادلے نہیں ہوئے۔

ب) جواب کی کوئی ضرورت نہیں جیسا کہ جزو (الف) میں درج ہے۔

ج) صرف درج ذیل آفیسران کیوں۔ ڈی۔ اے میں تبدیل ہو کر آئے ہیں۔ اور انہیں کیوں ڈی۔ اے کے دفتر سے کوئی ٹھیکانے نہیں دیا گیا۔

نمبر شمار نام بعد عمدہ ضلع ربانش کیوں ڈی اے سے کیوں ڈی اے سے
تاریخ تعیناتی تاریخ تبدیلہ

۱۔ مسٹر اسرار خان جمالی ڈیرہ مراد جمالی ۲۶۔۱۲۔۹۶ ۲۶۔۳۔۹۶

ڈائریکٹر جزل

۲۔ مسٹر عرفان خان کانسی کوشہ ۲۶۔۳۔۹۶ ۳۰۔۳۔۹۶

ڈائریکٹر جزل

۳۔ مسٹر محمد انور لمبی قلات ۳۰۔۳۔۹۶ ۳۰۔۳۔۹۶ حال
جناب اسپیکر سوال نمبر ۲۲۵ پر کوئی ضمنی سوال ہو تو دریافت فرمائیں۔

مسٹر عبد الرحمن خان مندو خیل نیریہ تو بڑے بڑے آفیسر ہیں ان کے بارے میں بہت کچھ کہا جاسکتا ہے کہ ان کو **Victimize** وکیمیاڑز کرنے کے لئے اگرچہ ان کی غلطیں بھی ہیں کیونکہ بڑے آفیسر ہیں ان کی اصلاح کا بڑا امکان ہے لیکن **Victimization** وکیمیاڑز کا زیادہ امکان ہے اس لئے ہم ٹیکل پارٹی بھی **Invoive** انوالو ہوئے ہی مثلاً ڈائریکٹر جزل اس میں تو ہو سکتا ہے کہ ہم پولیسکل پارٹی کے یہ بڑے آفیسر ہیں کسی آفیسر کے خلاف انتقامی کارروائی سوال یہ کہ یقین دہانی کرائیں کہ ان کی کارروائی انتقامی نہیں ہے اور کوئی ایسی بات نہیں ہوگی کہ قانون کی خلاف ورزی ہو۔

جناب اسپیکر انتقامی کارروائی کے تحت تبدیل نہیں کئے گئے۔ صحیح۔

مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) نہ پہلے انتقامی کارروائی ہے نہ انشاء اللہ آسمدہ ضابط کے تحت ہوگا۔

جناب اپسیکر Question Hour is over اسیل کی کارروائی ۱۵ منٹ نماز کے لئے متوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی چار بجکر پچھیں منٹ پر نماز کے لئے متوی ہوتی ہے اور دوبارہ چار بجکر پچھیں منٹ پر زیر صدارت جتاب مولانا نصیب اللہ ڈپٹی اپسیکر شروع ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی اپسیکر بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

رخصت کی درخواستیں اگر کوئی ہیں تو سیکرٹری اسیل پیش کریں۔

(رخصت کی درخواستیں)

اختر حسین خاں (سیکرٹری اسیل) مولانا اللہ داد خیر خواہ صاحب نے بھی مصروفیت کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اپسیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسیل سردار محمد صلح بھومنی صاحب نے بھی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اپسیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

ملک محمد سرور خان کاکڑ جتاب میں ایک ضروری مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا پڑتا تھا اگر آپ مجھے زیر و آور میں اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی اپسیکر آج کارروائی زیادہ ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ کارروائی تو ہمیشہ زیادہ ہے جو کارروائی نئی جائے دوسرے دن کے لئے رکھ دیں گے کیونکہ زیر و آور ضروری ہے اور ہر محبر نے اپنے خیالات کا اعلان کرنا ہے۔ یہ تو فضول قرار داویں ہیں اس میں تو کوئی اہمیت والی بات ہی نہیں ہے۔

میر جان محمد خان جمالی جتاب فضول قرار داویں نہیں ہیں قرار داد قرار داد ہے۔ تو

ملک صاحب کا پوائنٹ بھی اہم ہے وہ پرسوں آ سکتا ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑا ہمارے ممبر صاحبان کو شوق ہے کہ ان کی خبریں اخباروں میں ہوں ان کی روپورٹیں ہوں لہذا اپنے آپ کو اخبار میں لانے کے لئے قراردادیں پیش کرتے ہیں ورنہ ان قراردادوں پر عمل کس نے کیا ہے خود صوبائی حکومت نے کسی قرارداد پر عمل نہیں کیا ہے اگر اس اصلی کی قراردادیں اٹھا کر پڑھیں تو جتاب اپسیکر آپ حیران ہو جائیں گے۔ کیونکہ اشورنس کمیٹی کے ہو ہمارے خفیظ صاحب مقرر ہوئے ان کو چاہئے کہ جو اس ایوان میں فحیط ہوئے ان پر عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے لہذا یہ اشورنس کمیٹی کا کام ہے کہ جتنی بھی قراردادیں پیش ہوئی ہیں۔ خود صوبائی حکومت نے اس پر عمل نہیں کیا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے اسلام آباد والے ہماری قراردادوں پر عمل کریں گے۔ یادہ اس کے لئے بیٹھ جائیں گے تو یہ ایسی قراردادیں نہیں ہیں کہ آپ یہاں بحث کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر چونکہ کاکڑ صاحب کا کافی اصرار ہے لہذا اگر کوئی زیر و آور پر بولنا چاہئے گا تو اختصار سے کام لیجیے گا۔

زیر و آور۔

ملک محمد سرور خان کا کڑا جناب اپسیکر میں آپ کا تمہ دل سے تکریب ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے زیر و آور پر بولنے کا موقع فراہم کیا۔ جناب اپسیکر گزارش یہ ہے کہ حالیہ دنوں میں کراچی میں جو چار امریکن اور ایک پاکستانی قتل کئے گئے یہ بہت ہی افسوس ناک واقعہ ہے اور میں اس معزز ایوان کے اراکین سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس کے بارے میں قرار داد مذمت پاس کریں اور افسوس کرے کیونکہ اس میں ایک مسلمان بھی ہے میں چاہتا ہوں۔ کیونکہ امریکہ پاکستان کا دوست ملک ہے اور اس نے ہمیشہ پاکستان کی محاذیت کی ہے اور جو پاکستان کے دشمن ہیں وہ اس ملک کے دشمن ہیں وہ نہیں چاہتے ہیں کہ پاکستان کے تعلقات مختبوط ہو جائیں اور اس طرح پاکستان میں اس قسم کی شخصیت آتے ہیں اور وزیر خارجہ آنے والا تھا اور اس کے بعد امریکہ کا صدر پاکستان آنے والا ہے۔ لہذا ان کے دوروں کو سوچا

کرنے کے لئے انہوں نے اس قسم کا بزدلاں حملہ کیا ہے اور جس میں پانچ قیمتی جانیں خالع ہوئی ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ اس وقت امریکہ کی پاکستان میں جتنا **Investment** انوشنٹ ہو رہی ہے اور پاکستان میں جو ترقی کے لئے پیسے دیے جا رہے ہیں۔ اور پاکستان کو ایک بین الاقوامی **Scene** پر بدنام کیا جا رہا ہے یہ پاکستان کا سخت دشمن ہیں چاہے کوئی مسلمان ہو جو بھی پاکستان میں اس قسم کی حرکتیں کر رہے گا وہ پاکستان کے دشمن ہیں۔ اور پاکستان کا دشمن رہے گا۔ جہاں تک اس کمیں کے بارے میں اخبارات میں کچھ غلط خبریں میں شائع ہوئی ہیں کہ یہ ایک کمی کے لوگوں نے کیا ہے میں دُنوق سے تو نہیں کہ سکتا ہوں۔ لیکن یہ ساری غلط خبریں ہیں اور یہ کمی قبیلہ کے لوگوں نے بھی اور خود کمی کے بھائی حمید اللہ نے اس بات کی پر زور تردید کی ہے کہ اس میں ہمارا قبیلہ شامل نہیں ہے۔ لیکن یہ ایسے لوگ ہیں جو حکومت کی توجہ لفتیں نے ہلانے کے لئے اس طرف لانا چاہتے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کمی قبیلہ کے ساتھ بھی زیادتی کر رہے ہیں کہ وہ اس معاملہ کو کمی کے اوپر ڈالنا چاہتے ہیں جتاب والا آپ کے توسط سے یہ قرارداد میں پیش کرتا ہوں کہ اس کی محنتی سے مذمت کی جائے اور حکومت میں بھی میں وفاقی حکومت کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایک وفاقی وزیر داخلہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی مقرر کی ہے اور مجھے انشاء اللہ توقع ہے کہ مزماں جلد پکڑے جائیں گے۔ اور ان کو کثیر کردار تک پہنچایا جائے گا تو میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ قرارداد پیش کرتا ہوں۔

میر جان محمد خان جمالی جتاب اپنیکر صاحب چونکہ آپ نے ملک صاحب کو گنجائش دے دی ہے۔ **Zero Hour** پر میں نے کہا تھا تاں کہ دھماکہ خیز بات کرنے لگتے ہیں گزارش یہ ہے کہ جو واقعہ ہوا ہے وہ ضرور افسوسناک ہے لیکن میں اس چیز سے اتفاق نہیں کرتا کہ امریکہ پاکستان کا دوست ہے امریکہ سوائے اپنی ذات کے کسی کا دوست نہیں۔ جب تک ہماری ضرورت تھی استعمال ہوئے ابھی ضرورت نہیں ہے تو ان کو بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اپنے مسئللوں میں ہیں یعنی جو بھی واقعہ ہوا ہے جو تھوڑی بست **Investment** پاکستان میں آئے گی۔ پاکستان چلا گیا ہے۔ ہمارا وزیر اعظم جاتا ہے امریکہ

اس کی کوئی پذیرائی نہیں ہوتی ہے۔ Second Term میں کوئی صدر امریکی یا کسی ملک کا Visit کرے تو وہ اتنا اہم ملک نہیں سمجھا جائے First Term میں اگر Visit کرنے آئے تو اہم ہوتا ہے۔ یہ سب چیزوں سوچ کر کرنی چاہئے ہاں باقی امریکہ اپنا دوست ہے اور کسی کا دوست نہیں ہے۔ لیکن جو واقعہ ہوا ہے وہ بہت ہی افسوسناک ہے۔

جناب ڈیڑھی اپنیکر جی عبدالرحیم خان صاحب؟
مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جناب اپنیکر میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے اس موضوع پر پوائنٹ آف آرڈر پر مجھے موقع دیا۔ جناب والا واقعہ جو واقعہ ہوا ہے وہ صحیح نہیں ہے افسوسناک ہے۔ لیکن ایک بنیادی بات نظر میں رکھنی چاہئے ایسے پھر پاکستان اور امریکہ کے تعلقات وہ بھی اس وقت زیر بحث نہیں ہیں امریکہ کا Role سامراجی Role وہ بھی اسوقت زیر بحث نہیں ہے لیکن ایک بات ہے کہ امریکہ دنیا کی ایک Super Power ہے پاکستان ایک State ہے۔ State کے اپنے آئینی تھامے ہوتے ہیں Super Power کے بھی International Relations ہوتے ہیں۔ اور قوانین ہیں لہذا ان کو ہمیشہ یہ اپنے تعلقات میں ان قوانین کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور ایسا موقع کسی کو نہیں دننا چاہئے کہ وہ ایک بہانہ ڈھونڈیں یہ واقعہ بھی کم از کم میں کہتا ہوں مجھے یقین ہے یہ جو ایمل کا سی کا ذکر ہے یا فلاں ہے یہ قطعاً صحیح نہیں ہے۔ ایمل کا سی Position میں ہے میں سمجھتا ہوں یہ اسکا دوست اس دن نہیں کر سکتا کہ جب ایمل کا سی کو عمر بھی کی سزا آج ملنی ہے اور صحیح کو پھانسی کی سزا کا انتظار ہے اور اسکا دوست ایسا اقدام کرے کہ وہ اقدام عدالت کو بھی امکان میں ڈال لے۔ یہ ایمل کا سی کے دوست کا عمل نہیں ہو سکتا اور اگر وہ دوست ہے واقعی خیر خواہ ہے بلے ادبی معاف اسکو کہتے ہیں ایک الحق دوست ہے۔ ہر صورت وہ اور مسئلہ ہے۔ امریکہ کو یا پاکستان کو بھی پاکستان کے صدر اور پاکستان کے وزیر اعظم ایک واقعہ پر افسوس کرتے ہیں لیکن اس پر آپ کیا افسوس کریں گے کہ کچھ بے گناہ لوگ مارے جائیں۔ آپ نے کیوں ملک کی Soverinity کو یعنی اسکو خطرے میں ڈالا اور یہاں اگر کوئی ملزم تھا اور اسکو آپ نے بغیر ملک

قوانين کے بغیر International قوانین کے اور اسکو ان کے حوالے کیا اس سے تو کوئی شخص کوئی شخص سازش کر کے ناجائز فائدہ لے کے کوئی کام کر سکتا ہے۔ اس لئے ایک طرف یہ افسوسناک عمل ہے دوسری طرف سے یہ پہلا عمل بھی بڑا افسوسناک ہے کہ ایم ال کاہی کو اس طرح گرفتار کیا گیا اور اس کی سب ذمہ داری پاکستان کی گورنمنٹ پر اور امریکہ کی گورنمنٹ پر ہے۔ امریکن گورنمنٹ اس طرح اگر کام کرے گی اور اپنے آپ کو بھی مشکلات میں ڈالے گی اور دوسرے ملکوں کو بھی مشکلات میں ڈالے گی۔ میرانی جی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا اللہ واد خسیر خواہ صاحب۔

مولانا اللہ واد خسیر خواہ (وزیر) (عربی) بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر ملک سرور خان صاحب نے جس مسئلے کی اہمیت یہاں واضح کر دی میں سمجھتا ہوں کہ وہ مسئلہ اتنا اہم بھی نہیں ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ مومن کافر کو دوست نہ بنائے اور اس کے ساتھ ساتھ جمالی صاحب نے فرمایا کہ میں اتفاق نہیں کرتا ہوں کہ امریکہ پاکستان کا دوست ہے وہ پاکستان کا صرف یہ نہیں کہ دوست نہیں ہے بلکہ پاکستان کا دشمن ہے۔ اب دشمن کے چند آدمی مارے گئے ہیں ہمارے ملک میں اس طرح اگر افسوس کیا جائے تو یہ افسوس کرنے والے کی اپنی ثواب دیدیں ہے۔ مجھے اگر افسوس ہے تو اس ڈرائیور پر ضرور افسوس ہے جو ان کے ساتھ مارا گیا اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور اس کے علاوہ میں اپنے محترم ساتھی عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب کے بارے میں بھی یہ کہوں گا کہ ایم ال کای Case کافی پہلے منظر عام پر آچکا ہے مگر وہ اب تک حریت انگلیز طور پر خاموش رہے آج جب وہ میرے خیال میں ان کے نزدیک اپنی سزا کو سمجھے تو آج انہوں نے مذمت کی اس پر میں ضرور پوچھ سکتا ہوں یہ مجھے اعتراض نہیں ہے کہ انہوں نے آج مذمت کیوں کی یہ اعتراض ضرور ہے کہ اس سے پہلے وہ کیوں خاموش رہے۔ اس کے علاوہ اس طرح کے کئی واقعات پہلے بھی ہوتے ہیں لوگ اس سے زیادہ وردناک طریقہ سے مارے گئے ہیں ان پر تو افسوس نہیں کیا جا رہا تھا اب یہاں اس واقعہ پر افسوس کیا جا رہا ہے جبکہ امریکہ کا کردار اس قابل ہے کہ امریکہ کا کوئی آدمی پاکستان میں زندہ نہ بچے۔ میں سمجھتا

ہوں کہ مسلمانوں کو چلپتے کہ آجیں میں ایک ہو کر اس امریکہ سے اپنی جان چھڑائیں۔ شکریہ۔
جناب ڈپٹی اسپیکر جناب بسم اللہ خان کاکڑ۔

بسم اللہ خان کاکڑ جناب اسپیکر جہاں تک اس واقعے کا تعلق ہے تو اس حد تک کہ یہ
ایک دہشت گردی ہوتی ہے۔ پانچ ایسے انسان جو ان معاملات میں سے جن کے بارے میں مولانا
صاحب یا کوئی بھی وہ کر رہے ہیں۔ جن کا ان سے کوئی تعلق نہیں تھا ان معاملات سے ہے
خبر تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ انسانی حوالے سے مسلمان ہونے کے حوالے سے یا پاکستانی
حوالے سے یہ واقعہ قبل مذمت ہے اور اگر کچھ لوگوں کو دشمن بھی سمجھا جاتا رہا ہے۔ تو دشمن
کو اپنے گھر میں مانا بھی نہیں کوئی غیرت نہیں نہ ہمارے دوستوں کو یہ اس طرح لینا چاہئے اور نہ
یہ اسی امریکہ کو اس کے کردار جہاں تک مولانا صاحب وہ کہتے ہیں تو وہ کراچی میں مارنے کی
بجائے اس طرف بھی دیکھیں کہ وہاں پر امریکہ کا کن لوگوں سے ان کے ذمہنوں میں بھی یہ بھایا
جائے کہ جو لوگ آپ سے یہ کچھ کرو رہے ہیں وہ دوست نہیں ہیں یہ ملکوں کے تعلقات کا مسئلہ
ہوتا ہے۔ پاکستان ایک ملک ہے اسکے امریکہ کے ساتھ تعلقات ہیں۔ آپ کے ملک کے صدر
آپ کے ملک کے وزیر اعظم آپ کچھ سفارتی طور پر اس کے پابند ہوتے ہیں۔ اسلامی کے فلور
Floor پر میں یہ کہتا اور یہ اعلان کرنا میں نہیں سمجھتا کہ کس حوالے سے کہ امریکہ کا کوئی بھی
آدمی پاکستان میں زندہ سسے کیا آپ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اس میں ہمارا باتھ تھا یا آپ
کے دوستوں کا اس میں تھا جاں تک ایml کا وہ جگہ ہے اس پر نہیں ہے کوئی بات آج
تک ہم نے نہیں کی اس لئے کہ اس میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایml کا وہ کام
کرنے کے حرکات پہلے لوگ بیان کریں۔ اسلامی جذبہ کے تحت تھا افغانی جذبہ کے تحت تھا۔
پاکستانی جذبہ کے تحت تھا۔ اگر کچھ لوگوں کو پتہ ہے وہ نہیں لیکن آج باہم ہو رہی ہیں جو
ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ایک انتہائی غلط تاثر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ اس میں کا کسی
قبيلہ کے لوگ ہو سکتے ہیں یہ بالکل غلط ہے اور یہ میں رحیم صاحب کی ہائیکرداہ ہوں کہ کسی
طور پر ایml کا کسی کے حاصل وہ نہیں ہیں۔ بلکہ امریکہ کے لوگوں کو یہاں مارنے والے وہ لوگ بھی

کسی سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ جن کو وہ یہاں پسند نہیں ہیں۔ میں یہی کہوں گا کہ اس واقعہ کو اس صورت میں جس طرح سرور خان صاحب نے کہا کہ بجائے امریکہ کی تعریف و توصیف اور اس دہشت گردی کا واقعہ ہے پلخ انسان جو غیر متعلق اور بے خبر تھے مارے گئے ہیں اس لئے اس واقعے کا اور ملک کے حوالے سے آپ ایک ملک ہیں پاکستان کے حوالے سے اس واقعہ کی مذمت ہوئی چاہئے اس کی ہمیں مذمت کرنی چاہئے۔ شکریہ۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل Personal Explanation ذاتی وضاحت
جناب والا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب عبدالرحیم خان صاحب Zero Hour پر ایک مرتبہ بولنے کی اجازت ہے دو مرتبہ نہیں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل بس یہی بات ہیں۔
جناب ڈپٹی اسپیکر بس کامیابی وہی کافی ہے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا سمی وضاحت۔
جناب ڈپٹی اسپیکر نہیں نہیں۔ یہ وضاحت پھر وضاحت وضاحت ہوئی چلی جاتی ہے۔
مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں جناب والا ہیں اتنا کہوں گا کہ ایکل کا یہ اس وقت مشکل ہیں ہیں لہذا ہیں اس پر مزید کچھ نہیں کہوں گا بسم اللہ خان کی بات بس یہ کافی ہے میں اس میں سے وہ مشکل ہیں ہے۔ میں کچھ مزید کہنا نہیں چاہتا پہلے بھی میں نے نہیں کہا اب بھی نہیں کہوں گا۔ مسلمانی

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب۔

مولانا امیر زمان (سینئر مسٹر) بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر جاں ملک اس بات کا تعلق ہے کہ کراچی میں جو واقعہ ہوا ہے امن و امان کے لحاظ سے یادہشت گردی کے لحاظ سے حکومت بلوچستان نے اس کے متعلق واضح بدایت کی ہے کہ کم از کم بلوچستان میں اس طرح کے واقعات نہ ہوں۔ اور انشاء اللہ ہم حکومت بلوچستان کی طرف سے الیسی صور تکمال اگر

یہاں پہ ہو جائے تو ان کا تحفظ اور امن و امان حکومت بلوچستان کی ذمہ داری ہے۔ اور جہاں تک یہ بات ہے جو ساتھیوں نے کہی ہے کہ امریکہ کے لوگ مارے گئے ہیں یا کچھ ہوا ہے اس بارے میں جہاں اپنیکر اگر وضاحت میں چلے جائیں تو پھر شاید اس سے اور مشکلات بڑھ جائیں گے لیکن اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان میں جو ایک دشمن گردی کے نام سے یا فرقہ داریت کے نام سے جو ایک مشکل یہاں پیدا ہوئی ہے۔ اب میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ پہلے اس مشکل کو اس نام سے پیدا کیا گیا کہ شیعہ سنی ہے۔ پھر اس بنیاد سے پیدا کیا گیا کہ دیوبندی برٹلی ہے۔ پھر قوموں کے نام سے پیدا کیا گیا ہے۔ اب جس نے پیدا کیا ہے۔ میں تو کم از کم یہ کہہ سکتا ہوں کہ اردو میں کملات ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ تو جس نے پیدا کی ہے آج اس کے سر تک یہ بات سمجھنے کی تو جہاں تک یہ بات ہے کہ کاسی قبیلہ نے کی ہے یادہ شامل ہے میرے خیال میں یہ بات سراسر غلط ہے۔ کاسی قبیلہ جو اس وقت مشکلات میں ہیں اور یا کاسی خود مشکلات کا شکار ہے یہ دوسری بات ہے کہ ایم کاسی جو گرفتار ہوا ہے یا کچھ ہوا لیکن اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان کو جس آگ کی طرف جس نے دھکیلا تھا اب اس آگ میں وہ خود پڑ گئے ہیں۔ اب وہ آگ خود اسکے دامن میں لگ گئی ہے۔ اب اس آگ کی طرف وہ خود جا رہے ہیں۔ خاید وہ وقت آئے گا کہ اس پہ میرے خیال میں سرزینِ حنگ ہو جائے گی۔ اور وہ خود کہہ دیں گے کہ یہ سب کچھ میں نے کیا ہے۔ تو اب حکومت بلوچستان کی طرف سے صحیح جب ہماری میٹنگ ہوتی ہیاں پہ چیف نسٹر صاحب نے باقاعدہ طور پر واضح بداعیت جاری کئے ہیں کہ بلوچستان میں کم از کم اس طرح کے امن و امان کا واقعہ نہ ہو لہذا ہم حکومت بلوچستان کی طرف سے انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ بلوچستان میں کوئی اس طرح کے واقعات نہ ہوں تاکہ یہ آگ ہمارے بلوچستان میں بھی نہ لگ جائے ٹکریے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد نمبر ۲۹ چونکہ میری قرار داد ہے اور میں اس وقت صدارت کرتا ہوں لہذا میں اللہ داد خسیر خواہ کو اجازت یہ دیتا ہوں کہ وہ قرار نمبر ۲۹ کو پیش کریں۔

مولانا اللہ داد خسیر خواہ بسم اللہ الرحمن الرحيم قرار داد نمبر ۲۹ مجانب مولوی

نصیب اللہ جو کہ اب میں پیش کر رہا ہوں یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ
وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ اگرچہ تحریم پاور اسٹینشن شاہرگ کی تعمیر زیر خور ہے تاہم اس
سلسلے میں اب تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ہے جبکہ دہان کے عوام بھی اس سلسلے میں ہر
تعالوں کے لئے تیار ہیں اور شاہرگ میں موجود کوئیہ کی وافر مقدار اس پاور اسٹینشن کو چلانے کے
لئے کافی ہے۔ نیز اس پاور اسٹینشن کی تنصیب و تعمیر سے دہان کے لوگوں کو روزگار میر آنے
کے ساتھ ساتھ علاقے کے عوام کو کم نرخ پر بجلی بھی فراہم ہو سکے گی۔ لہذا علاقہ کی ترقی کے
پیش نظر مذکورہ پاور اسٹینشن کی تعمیر و تنصیب کے لئے فوری اقدامات اٹھائے جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد نمبر ۲۹ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ
وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ اگرچہ تحریم پاور اسٹینشن شاہرگ کی تعمیر زیر خور ہے تاہم اس
سلسلے میں اب تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی ہے۔ جبکہ دہان کے عوام بھی اس سلسلے میں ہر
تعالوں کے لئے تیار ہیں اور شاہرگ میں موجود کوئیہ کی وافر مقدار اس پاور اسٹینشن کو چلانے کے
لئے کافی ہے۔ نیز اس پاور اسٹینشن کی تنصیب و تعمیر سے دہان کے لوگوں کو روزگار میر آنے
کے ساتھ ساتھ علاقے کے عوام کو کم نرخ پر بجلی بھی فراہم ہو سکے گی۔ لہذا علاقہ کی ترقی کے
پیش نظر مذکورہ پاور اسٹینشن کی تعمیر و تنصیب کے لئے فوری اقدامات اٹھائے جائیں۔

اب مولانا اللہ داد خسیر خواہ صاحب اگر دلائل پیش کرنا چاہئیں۔

مولانا اللہ داد خسیر خواہ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل خان صاحب سے گزارش ہے کہ.....

مولانا اللہ داد خسیر خواہ اعوذ بالله من الشیطان الرحمن الرحيم بسم اللہ الرحمن الرحيم۔
(آیات قرآن طلادت فرمائے اجتاب اسپیکر صاحب معزز ارکین قرار داد آپ کے سامنے پیش کی
گئی اس کی اہمیت کے بارے میں بھی تختیر علاصہ پڑھا گیا علاوہ ازیں چونکہ رب العالمین بھی
ہمیں یہی بدایت دیتے ہیں۔ اور یہ بتاتے ہیں کہ زمین میں جتنے بھی خزانے ہیں یہ تمارے
فائدے کے لئے ہیں۔ اب پانی بھی ایک خزانہ ہے کوئیہ بھی ایک خزانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان

دونوں نعمتوں کو ہمارے اس علاقے کو جسے شاہرگ کہا جاتا ہے وافر مقدار میں عطا فرمایا ہے جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے لئے شکر گزار ہیں اب ان خزانوں کو کام میں لانے کے لئے اپنے مسلمان بھائیوں اور دوسری انسانی برادری کے افراد کے فائدے کے لئے اس کو استعمال میں لایا جائے تو اسکے لئے بترین تجویز اس قرارداد میں ہیش ہوتی ہے۔ کہ اگر یہاں پر یہ تحریم پاور نصب کیا جائے تو اس سے فائدہ کیا لے گا اس پر تو میں بعد میں یو لوں گا۔ اس کے لئے اگر ضرورت ہے تو سب سے زیادہ کوئلہ کی ضرورت ہے شاہرگ سے کوئلہ روزانہ سینکڑوں روک باہر جانا ہے میرا مطلب عرض کرنے کا یہ ہے کہ جتنی بھی کوئلے کی ضرورت ہو وہ اسی علاقے سے اس تحریم کو یسرے ہے۔ اور اسی طرح سے دوسری چیزوں جو ضروری ہے وہ پانی ہے پانی کی بھی وافر مقدار پہاں موجود ہے۔ اگر ان دونوں چیزوں سے ہم فائدہ لیں اور اس تحریم پاور کو یہاں نصب کر لیں تو اس سے بھلی کی مقدار بڑھے گی آپ اور ہم سب جانتے ہیں کہ بلوجھستان میں بھلی کی کتنی قلت ہے اور اس قلت سے اہل بلوجھستان کو کیا مشکلات درپیش ہیں آئے روز لوڈھینگ کی شکایت ہے۔ زمیندار رو رہے ہیں کہ ہماری فصلیں بھلی نہ ہونے کی وجہ سے تباہ ہو جاتی ہیں اور اسی طرح سے یہاں پر بھلی کے ذریعہ جو دوسرے کام ہوتے ہیں وہ کام کرنے والے بھی شکایت کرتے ہیں اگر اس تحریم کو یہاں نصب کیا جائے تو مجھے امید نہیں بلکہ یقین ہے کہ کم سے کم کوٹھ کی حد تک اور یہاں سے لیکر پھر جو شاہرگ کے معنافات جتنا بھی فاصلہ پڑتا ہے ان سب کے لئے وہ پوری بھلی میا کرے گی اور اگر کوٹھ کی اس بھلی سے ملا کر بلوجھستان میں قسمی کی جائے تو پھر انشاء اللہ سارے بلوجھستان کی ضرورت اس سے پوری ہو سکتی ہے، اس کوئلے اور پانی کی کثرت کو دلکھ کر میں تو اس قرارداد میں یہ اضافہ کروں گا کہ ایک کو نصب کرنے کی بجائے دو کو یہاں نصب کیا جائے اسلئے کہ یہ صرف شاہرگ والوں کی ضرورت نہیں صرف شاہرگ والوں کا فائدہ نہیں بلکہ تمام بلوجھستان کی ضرورت ہے اور تمام بلوجھستان والوں کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری اس قرار واد کو آپ بھرپور اکثریت سے بلکہ اتفاق رائے سے منظور فرمائیں گے۔ شکر یہ ---

جناب ڈپٹی اسپیکر جی۔ ٹھیک ہے کچھ بولیں میری قرارداد پر بھی۔ جناب عبدالرحیم خان مندو خیل۔

عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے قرارداد نمبر ۲۹ پر اپنے معروضات پیش کرنے کا موقع دیا۔ جناب میں اس قرارداد کی مکمل تائید کرتا ہوں اور اس میں یعنی تحریم پاور جو شاہرگ میں ہے اسکی اہمیت کے بارے میں اور اسکی ضرورت کے بارے میں کہ اسکی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ بالکل یہ صحیح بات ہے۔ جناب والا اسکے علاوہ ہمارے صوبے میں تقریباً سو سال سے زیادہ عرصہ ہوا ہے کہ یہی شاہرگ مچھ کے علاقوں میں ڈیگاری سورجخ دی کی ان میں بہت بڑی مقدار کا کونک اور بہت اچھی کوالٹی Quality کا کونک پیدا ہوا ہے اور اس کو مسلسل نکالا جا رہا ہے اور اسے بالکل خام حالت میں استعمال کیا جاتا ہے اور خصوصی طور پر جناب دنیا میں ہم نے جس حد تک کہ ہمیں علم ہے یا جس طرح ہم نے دیکھا ہے کوئی سے یعنی اس سے بہت سی صنعتوں میں کام لیا جا سکتا ہے۔ صنعتی آئینہ Item بنائے جا سکتے ہیں۔ ہم یہاں سورجخ گئے وہاں ان کے ماہر تھے انہوں نے بتایا کہ کوئی سے پچاس سے زیادہ میں نے بہت کم بات کی ہے۔ پچاس سے زیادہ صنعتی آئینہ Item ہیں کہ وہ اس سے بنائے جا سکتے ہیں اور کم از کم ہمارا کونک جو ہے وہ بالکل اس کی Quantity اور اسکے Quality مقدار اور اسکی کیفیت اتنی ہے کہ ان سے یہ کام لیا جا سکتا ہے۔ لیکن ان سے آج تک یہ کام نہیں لیا گیا حتیٰ کہ کاک Coac جیسی چیز بھی اس سے بنائی جا سکتی ہے اور میں نے ایسے سنا ہے کہ اس میں صحیح تصدیق نہیں کی ہے Study نہیں کی ہے۔ تصدیق یہ ہے کہ چاتا والے اس کے لئے ایک باقاعدہ ایک انڈسٹری قائم کرنا چاہتے تھے۔ لیکن وہ نہیں ہوا اور ہمارا کونک بالکل خام صورت میں بھیوں میں جلایا جاتا ہے۔ جناب والا جنوبی کوریا بہت چھوٹا سا علاقہ ہے بہت چھوٹا اور وہاں یہ کونک آپ سمجھیں ہمارے کوئی کے مقابلے میں نصف کے برابر ہے لیکن انہوں نے اس سے Natural Gas کا کام لیا ہے ہم کہتے ہیں کہ سوئی گیس سے کام لیا جائے اور اس کی بدلوں نکال کے معمولی سے اس سے Fuel کا کام لیا جا رہا ہے۔ اسی طرح سے

دوسرے آئیٹم item بھلی گھر کا اتنا میں عرض کروں کہ سینٹ کے سے جتاب والا آپ اسکلی کو رکھیں۔ In-order

جناب ڈپٹی اسپلائیر خان صاحب سے گزارش ہے کہ وہ آپس میں نہ ہوں - جی آپ ہمیں سے شکایت ہے مجھے۔ کاکڑ صاحبان اور سینٹر مسٹر صاحب سے شکایت ہے مجھے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل تو بھلی کے بارے میں سینٹ کی جو ہماری کمی تھی Standing Committee اس میں اسکا جائزہ لیا گیا کہ آپا ہم یہ چھوٹے چھوٹے بھلی گھر دو ڈھالی میگاوات کے کولے سے یعنی قائم کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اور یہاں کوئی سے ماہرین آئے اور انہوں نے کہا ہم لاکھوں میں کوئی بالکل دے سکتے ہیں کہ چھوٹے بھلی گھر نہیں۔ اور اس طرح یعنی آپ اتنے بھلی گھر بنانے سکتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ صنعت کاری بنیادی چیز ہے ان ملکوں میں۔ بورپ کے ممالک ہم سے زیادہ ترقی کر گئے ہیں صرف اس لئے کہ وہ کہتے ہیں Industrialization کے دور میں ہم سے دو سال پہلے داخل ہو گئے ہیں سو سال پہلے داخل ہو گئے اور وہی ایک بنیادی وجہ ہے کہ وہ اس Stage تک پہنچ گئے کہ باقاعدہ اب ہم پر مکمل ٹکرائی ہیں اور اب ہم کچھ دوست یہاں کھلتے ہیں کہ دشمن ہیں ہمارے دوسرے صاحب فرماتے ہیں کہ وہ تو اس کا دوست ہیں۔ لیکن ان کی بنیادی وجہ صنعت کاری تھی۔ اب ہمیں صنعت کاری کی ضرورت ہے ہمارے پاس Raw Material ہے خام مال ہے اور خام مال بھی وہ کہ جو آج کے دور میں جو Energy کا دور ہے اس دور میں ہمیں Energy کا خام مال ہمیں ملیا ہے قدرت کی طرف سے تو اس میں صوبائی گورنمنٹ کی یہ ذمہ داری بنتی ہے۔ بلکہ یہ تو یہ گھوں گا کہ Federal Government کے بالکل علاوہ صوبائی گورنمنٹ کیوں یہ اس سے پہلے پہنچنے Plan میں اس نے نہیں بنایا اس نے صوبے کے لے اپنی صنعت کاری کے لئے اپنے پاؤں پر بھڑے ہونے کے لئے یہ P.I.D.C. یہ دوسرے بھلے تھے یعنی کیوں آج تک انہوں نے یہ تصور نہیں دیا ہے کہ وہ خود بھلی بنائیں گے یہ یعنی ہمارا اپنا کوئی Plan جتاب والا ترقی کا نہیں ہے تو یہ اس کی تائید کرتا ہوں اور اسکے ساتھ مولانا صاحب کو خصوصی طور پر کہ

وہ گورنمنٹ کے سینٹر ممبر کی حیثیت سے اور پی ڈی پی کے نصیر ہوتے ہوئے کم از کم ایک تصور تو رکھیں کہ ہماری ترقی ہماری کیا **Potentials** ہیں ہمارے کیا امکانات ہیں ہم اپنی صحت قائم کر سکتے ہیں یا نہیں اور ہم کیوں نہ کریں؟ آپ کی بڑی صربانی تکریب۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر ملک محمد سرور خان کاکڑ صاحب۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ جناب ڈپٹی اسپلیکر نے آج یہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے۔ حقیقت میں قراردادیں تو لوگ پیش کرتے ہیں اور خاص کر پھر وہ اپنے حلقوں کے لوگوں کو اس پر خوش رکھتے ہیں کہ ہم نے آپ کے لئے یعنی اسلامی جاکر قراردادیں پیش کی ہیں اور یہ کہا ہے وہ کہا ہے۔ دراصل یہ کاغذی کارروائی ہے اور یہ انشاء اللہ ای اسلامی کے ریکارڈ روم میں یہ کاغذات کسی دن یا تو بازار میں فروخت ہوں گے یا اس کو آگ سے جلا دیا جائے گا۔ تو جناب والا کوئی بھی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی ہے جب تک کہ وہ خود ترقی کی طرف رہنے نہ رکھے یا اسکی طرف نہ جائے۔ جو قومیں دنیا میں ترقی کر چکی ہیں۔ انہوں نے اس طرح ترقی نہیں کی ہے جس طرح ہم اسلامیوں میں بینیخ کر کے لوگوں کے مسائل بیان کرتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ لہذا ضرورت ہے۔ میں بالکل اس قرارداد کی تحریک کرتا ہوں لیکن آپ کو معلوم ہے کہ شاہرگ میں قوی گرد بیٹھ گیا ہے ہر ہنالی قوی گرد سے ملایا گیا ہے تو شاہرگ کا جو کوئی نام ہے کہ تحریل پاور اسٹیشن ہے یہ ضروری ہے لیکن یہ آپ بھیں کہ آپ کن لوگوں کے لئے دے رہے ہیں۔ جبکہ وہاں کے لوگوں کے لئے تو ان کو قوی گرد سے ملایا گیا ہے۔ وہاں ہر گاؤں میں بھلی بھنپھی چکی ہے۔ ہر گھمگھی لوگوں کو مسیا ہو رہی ہے تو اس تحریل پاور سے آپ پھر دوبارہ ایک اور لائن الگ جو بے ہر گاؤں میں پھیخائیں گے اور لوگوں کو فائدہ پھیخائیں گے تو یہ میں سے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر سرور خان کاکڑ صاحب آپ کے پیش میں ضرورت ہے آپ کے کوئی نہیں ضرورت ہے سارے بلوجھستان میں ضرورت ہے میری۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ جناب اسپلیکر میں جو لوگ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر میری بھی ذار نہیں
جناب ڈپٹی اسپیکر طرفیں سے جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوئے ہیں کا رد و آئی سے
حذف کے جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آپ لوگوں کے قیمتی اہانتے ثر سیبل وغیرہ جل جاتے ہیں۔ اگر یہ
تحریل اور ستیش قائم کیا جائے تو اس دلیل کے مسائل ختم ہو جاتے ہیں آپ یہ سمجھتے ہیں کہ
یہ صرف شاہرگ کے لئے ہے یہ سارے بلوچستان کے لئے ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کثر اگر مولانا امیر زمان چاہئے تو صوبے کو بجلی دے سکتا ہے۔
اس کے پاس ایسا پاور ہے انشاء اللہ وہ تمام صوبے کو روشن کر سکتا ہے تو آپ لوگوں کو کیوں
نکر لگتی ہوئی ہے؟ میں اس بات کے حق میں ہوں کہ بلوچستان کو ترقی کرنا چاہئے آج ملک
بلوچستان میں ۱۹۷۰ء سے جو صوبائی حکومتیں آئی ہیں کسی بھی حکومت نے بلوچستان کی ترقی کے
لئے سوچا ہی نہیں ہے یا ہم لوگوں نے نہیں سوچا ہے ہم لوگ جھوٹ بولتے ہوئے تھک گئے
ہیں۔ ہم یہ کام کریں گے ہم وہ کام کریں گے یہ جو ہماری بڑی پارٹیوں کے چیزیں ہیں ان کا
کام یہ ہے کہ لوگوں کو حق نہ بتانا۔ اگر باہر کام کریں تو آپ کا بجلی گھر بن جائے گا باہر ضرورت
ہے آپ کو کام کرنا چاہئے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب والا پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جی۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب آپ میرانی کریں آزبیل میر کو ذرا سمجھا
دیں اپنے حدود میں رہے اپنی اس عزت کو سمجھے۔ پہلے یہ بیٹھے ہوتے ہیں کہ ہم نے کام نہیں کیا
ہم جھوٹ بولتے ہیں فلاں ہے ببا۔ جب آپ نے کام نہیں کیا ہے آپ میرانی کریں۔ اسکی
میں لوگوں نے ترقی کی ہے آپ سمجھتے ہیں سامنے ہیں اور جب یہاں اسکی میں آتے ہیں بات
کرنے نہیں دیتے ہیں یعنی آپ نے الیسی ذمہ داری لی ہے آپ نے ایسا وظیفہ بنایا ہے کہ اسکی

XXXXXX **نکم جتاب ڈپٹی اسپیکر الفاظ حذف ہوئے** -

میں ایک یا دو منٹ کی بات کرنی ہو اس صوبے کی بات نہ کروں اور درمیان میں الحی باعیں کرو
حتیٰ کہ کشے نا (ماہیک بند - ایوان میں شعور)

جتاب ڈپٹی اسپلائر جناب سعید احمد باشی۔

مسٹر سعید احمد باشی جتاب میں اس قرارداد کی تھايت کرتے ہوئے یہ عرض کروں
گا۔ مولانا صاحب جتاب ڈپٹی اسپلائر صاحب چونکہ اس علاقے کے ہیں تو ظاہر ہے انہیں شوق
ہے کہ علاقے میں روزگار ہو اور پاور پلانٹ لگے کوئی کی زیادہ پیداوار ہو تو بڑے عرصے سے
کئی سالوں سے عین چالیس سال سے پاکستان مائن ایوسی ایشن والوں کی کوشش تھی کہ کوئی کوئی
میں پاور پلانٹ لگایا جائے۔ لیکن ہمیشہ وقت یہ آتی تھی جو کمپنی پر ایسوٹ سیکٹر ہو یا باہر کی
کمپنی ہو وہ یہ پہلے جانتا چاہتی ہے کہ کیا کوئی کا ذمہ اتنا ہے کہ عین سال تک اس پاور پلانٹ
کو مل سکے گا جس کمپنی کی پاور پلانٹ ہو کیونکہ یہاں پر جو ہم مانگ کرتے ہیں۔ اس سے یہ
چیز ہم ثابت نہیں کر سکتے کہ یہاں کتنے لاکھ میں کوئی

ڈرائیور تو کو شوچ
پر ایسوٹ مائیزروں میں شاہرگ ہو ہر باری ہو سو رخ ڈیگاری میں ڈرائیور نہیں ہوتی تو یہ کوشش
رہی پاکستان مائن ایوسی ایشن کی کہ سرکار کو کہا جائے کہ کوئی اسکیم بنائی جائے اور ڈرائیور ہو
تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ اس کوئی مقدار کیا ہے اور کتنے برس تک کتنے پاور پلانٹ کو یہ فیڈ کر
سکتا ہے۔ پچھلے دونوں اس کوشش میں مائن ایوسی ایشن نے بلوجہان گورنمنٹ کو کہا چکھلے دور
میں تو بلوجہان گورنمنٹ نے چودہ یا پندرہ لاکھ روپے اس کے لئے مختص کئے اور اس پر چائینز
نے ایک تحریری فیز بلٹی سنڈی کی۔ اور اس فیز بلٹی سنڈی میں انہوں نے کہا وہ خود بھی انٹرنسڈ
ہیں کہ وہ پاور پلانٹ لگائیں۔ اور ساتھ ساتھ ایک امریکن فرم بھی سامنے آئی ہے اور وہ بھی یہ
شوچ رکھتی ہے کہ وہ اس میں حصہ لے لیکن آگے اس پر بات پھنس جائے گی کہ اگر
سو میگاوات کا پلانٹ لگتا ہے تو اس کی جو ضروریات ہیں کیا وہ علاقہ کم سے کم عین سال کے لئے
پوری کر سکتا ہے تو اس صورت میں دوبارہ یہیں ڈرائیور پر جانتا ہو گا اور ڈرائیور کر کے یہ ثابت

XXXXXX (جتاب ڈپٹی اسپلائر کے حکم سے کارروائی سے حذف کیا گیا۔

کرنا ہوگا کہ وبا ذخیر کرنے میں اور اس میں سمجھتا ہوں کہ یہ وسائل صوبائی حکومت کے پاس شاید نہ ہوں۔ اس سلسلے میں ہمیں وفاقی حکومت سے رجوع کرنا ہوگا کہ وفاقی حکومت جی اس پی سے یا کسی اور پراجیکٹ سے کچے تاکہ شاہرگ ہر بنا تی ورثی ڈیگاری ان علاقوں میں ڈرالنگ ہو اور ہم یہ ثابت کر سکیں کہ ہمارے پاس کوئے کے ذخیر کرنے ہیں۔ اور ان فرمزے کے ساتھ جو بات چیت آگے چل رہی ہے اس میں آپ کے توسط سے حکومت بلوچستان سے گزارش کروں گا کہ وہ بھی اس پراجیکٹ میں انٹرست لے بلکہ ایک چھوٹی سی ایکونیٹی حکومت بلوچستان میں بھی ہوئی چاہئے کہ جب صوبائی حکومت کا ایک چھوٹا ساوس پرسنٹ کا بھی حصہ ہوگا تو کمپنی کو جو چھوٹی موٹی مشکلات جو ہیں وہ نہیں ہیں آئیں گی تو یہ اس قرارداد کی میں حمایت کرتا ہوں اور ساتھیوں سے کہوں گا کہ ہم کوشش کریں کہ یہ معاملہ آگے بڑھے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جی بسم اللہ خان کاکڑ۔

بسم اللہ خان کاکڑ جناب اسپیکر میں وقت تو زیادہ نہیں لوں گا صرف یہ کہوں گا کہ جب ہم کہتے ہیں کوئی ایسا کام جو جس میں زیادہ سرمائے کی ضرورت ہو یا کوئی ڈرالنگ ہو تو یہ لازی بات ہے جیسے باشی صاحب نے کہا چائینز آئے تھے صح کما گیا جاپانیز آئے تھے ایک اور امریکن انٹرنسٹ ہے یا اس سے کچھ دن پہلے یہی امریکن کمپنی جن کے چار افراد کو مارا گیا وہ گیس کے لئے سربنا ہوٹل میں آئے ہوئے تھے۔ یہی نیکسas والے تھے تو اگر ایک طرف ہم کہیں گے کہ دشمنوں میں کسی کو زندہ نہیں رہنا چاہئے تو دوسری طرف توقع کریں گے اور وہ آئیں گے یہاں پر۔ یا تو ہمارے پاس اپنا میکنالوجی ہو اپنا پیسہ ہو اپنے لوگ ہوں یا باہر سے لوگوں کو بلاعیں بھی اور پھر ان کو قتل کرنے کے لئے اسیلی میں کھلی چھوٹ دیں کہ کسی کو زندہ نہیں رہنا چاہئے تھوڑا تھاد ہو جاتا ہے۔ قرارداد کی میں حمایت کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب چونکہ

مولانا امیر زمان سینٹر فسٹر جناب اسپیکر ایک تو سب سے پہلے میں یہ کہوں گا اسیل میں جو بحث ہوتے ہیں جیسے آج ہے یا اس سے پہلے ہو گئے اس پر افسوس کرتا ہوں کہ ایسا

نہیں ہوتا چاہئے ہماری اسکلی کے جتنے ساتھی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اب مغرب کی نماز کے لئے پندرہ منٹ کا وقہ ہو گا۔

(جلas کی کارروائی پانچ بجکر ۲۵ پر مغرب کی نماز کے لئے ملتوی ہو گئی اور دوبارہ کارروائی چونچ کر میں منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر شروع ہوئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب۔

مولانا امیر زمان سینئر فسٹر جناب اسپیکر میں نے تو پہلے یہ گزارش کرنی تھی کہ اسکلی میں یہ جو تاریخ ہیں ساتھی جو آپس میں جو ایک دوسرے پر بلوچاڑ ڈالتے ہیں یہ میرے خیال میں مناسب کارروائی نہیں ہے اور یہ نازبہ الفاظ جو آپ کہتے ہیں یہ آپس میں کہتے ہیں یہ ہمارے لئے مناسب نہیں رکھتے ہیں اور پھر دنیا اور میڈیا بھی دیکھتے ہیں کہ بلوچستان کے مجرم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لاڑتے ہیں اب وہ کونسا مسئلہ ہو گا وہ اس پر محمد ہو جائیں گے۔ تو سب سے پہلے میں ایوان کے ساتھیوں سے گزارش کروں گا جو خیر پارلیمانی الفاظ آئے ہیں ان کو حذف کریں اور آپ کی قرارداد کے متعلق باشی صاحب نے وضاحت کر دیا کہ پاکستان ماہری یوسی ایش نے سابق وزیر اعلیٰ کو درخواست دیا تھا اور اس بارے میں چودہ لاکھ روپے میرے خیال میں حکومت بلوچستان نے دیئے ہیں اور چودہ لاکھ روپے اس کمپنی کے خرچ ہوئے ہیں اور یہ جو یوسی ایش ہے اس نے دو لاکھ روپے دیئے تھے۔ تو اس عینوں کے توسط سے جب وہاں گئے سروے کئے گئے ہیں اور اس نے جو رپورٹ مرتب کئے تو چائینی کمپنی این ایف ای نے یہ قابل عمل رپورٹ پانچ مارچ، ۱۹۹۹ء کو پیش کی جس کے خاص نکات درج ذیل ہیں۔

۱۔ شاہرگ میں کونکہ کا ذخیرہ تقریباً چار لاکھ ٹن سالانہ ہے اور مجوزہ پاور پلانٹ کی ضرورت تقریباً ایک لاکھ ستر ہزار ٹن ہے۔

۲۔ ٹوٹل کونکہ کے ذخیرہ بیشمول مخصوص ہر ہنائی ناکس تقریباً ستر کروڑ چھ لاکھ ٹن ہے جو کہ

- مجوزہ پاور پلانٹ کے لئے عین سال تک کافی ہے۔
- ۱۔ میگاوات کے دو ٹربائیں نصب کئے جائیں گے موجودہ حکومت بلوچستان عین سو میگاوات بجلی خرچ کرتی ہے اور گردشیں سے تقریباً دو سو میگاوات بجلی فراہم کی جاتی ہے جو کہ طلب اور رسد میں فرق ظاہر کرتی ہے۔
- ۲۔ پانی تقریباً عین کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں جو کہ مدد اور کول ماسٹر پر واقع ہے اس جگہ پر واٹر پپ شیشن لگایا جائے گا۔ اور پپ کے ذریعے پانی پاور پلانٹ تک پہنچایا جائے گا۔
- ۳۔ پاور پلانٹ تقریباً پانچ کروڑ امریکی ڈالر جو کہ ۱۰ ارب چوتھیں کروڑ روپے تک ہے اور ٹوٹلی خرچ میں سے چار کروڑ اکٹھیں لاکھ ڈالر جو کہ ایک ارب چورانوے کروڑ روپے اور چائینز سرمایہ کار قرضہ ہم کو ادا کریں گے اور باقی پھر لاکھ ڈالر جو کہ چوتھیں کروڑ روپے بننے ہیں جو کہ حکومت پاکستان ادا کرے گی۔
- ۴۔ اور یہ پر الجیکٹ اصلی پیداوار اس سال میں فراہم کرے گا کیونکہ اس پلانٹ لگانے کی تجویز ایک پر ایسوٹ سیکٹر جو کہ پاکستان مائیز اور ایسوی ایش نے پیش کی تھی اور چائینز مکپنی کو اپنے قرضے اور اشتراکی رقم کے لئے ضرورت تھی۔ اس لئے چائینز مکپنی اور پاکستان مائیز اور ایسوی ایش سے کما گیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں وفاقی حکومت اور وزارت تعلیم بجلی سے اپنے طور پر رابطہ کریں اس لئے کہ یہ بجلی مرکزی حکومت نے خریدنی ہے اور پھر یہ معلوم ہونا چاہئے برلنگ میں ہم نے اس کو کما تھا کہ اس میں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کس قیمت پر عوام کو دیتے ہیں اور کس قیمت پر وہ خریدتے ہیں۔ اس پر کیا ہوگا تو لمذہ ایگرینٹ مرکزی حکومت کے ساتھ ہونا ہے باہمی محادیہ کے بعد مزید کاروائی ہم کریں گے اور اس کو ہم نے کما بھی ہے اور حکومت بلوچستان کی طرف سے ہم اس قرارداد کی تحریت کرتے ہیں اور واقعتاً یہ ایک ضروری مسئلہ ہے لمذہ حکومت بلوچستان کی طرف سے ہم قرارداد کی تحریت کرتے ہیں اور اس کے متعلق انشاء اللہ جب بھی جو کچھ مواد سامنے آ جائیں آپ کو فراہم کر دیں گے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا قرار داد کو منظور کیا جائے۔
(قرار داد منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔
مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل جناب یہ قرار داد نمبر ۲، عبدالکریم نوشیروانی
صاحب نے مجھے پیغام دیا ہے کہ چونکہ میں نہیں آ سکتا۔ اس کو ڈفائر Deter کرنے کی روکوئیں
کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر نحیک ہے۔
مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) جناب آپ کو اور خان صاحب کو شاید رولز کا تو
پتہ ہے اگر معزز رکن نے لکھ کر خان صاحب کو دیا ہے۔ تحریری طور پر پیش کر سکتے ہیں۔
مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل لکھ کر دیا ہے۔
مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) قرار داد رولز کے مطابق موخر نہیں ہو سکتی ہے۔
جناب ڈپٹی اسپیکر کرم نوشیروانی صاحب موجود نہیں ہے لہذا قرار داد کو موخر کر
دیتے ہیں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل جناب کچھ دیر پہلے ہاؤس میں ٹھنی بھی پیدا ہوئی اور
دوسرے ایسے عمل ہوئے میں ذاتی طور پر جناب والا جو کچھ ہوا میں اپنے طور پر اس کا اعتراف
کرتے ہوں کہ یہ صحیح نہیں تھا۔ بالکل یہ اعتراف ہے۔ (ڈیک بجائے گئے) البتہ جناب میں آپ
سے اور ہاؤس کے ممبران سے کہ وہ اپنی بات کریں دوسرے کی بات میں تاکہ ہم کچھ کام کر
سکیں اور یہ ایک دوسرے کے اوپر کچھ اچھالیں دوسرے کام کریں تو یہ ہاؤس ایسے یہ عمل قسم
کا پہلے سے ہم نے کام نہیں کیا ہے۔ اس کے بعد ایسے کام نہیں ہو تو میں عرض کروں گا۔ آپ
نے اس کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کم از کم تمام ہاؤس کے ممبران ایسے کوشش کریں کہ ہم
مجموعی طور پر اور کوئی اور شخص بھی اس پر مجبور نہ ہو ایسے حالات پیدا نہ ہوں۔
جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد نمبر ۳، عبدالرحیم خان مندوخیل پیش کریں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل قرارداد نمبر ۳۰۔

یہ کہ نئی بھرتیوں کی بجائے سوتی سدرن گیس بینک اور دیگر مختلف اداروں میں
سے ہزاروں برسر روزگار ملازمین کو بے روزگار کرنے اور ان ملازمین کے گھرانوں کے ہزاروں
افراد کے منہ کا نوالہ چھیننے کی وفاقی حکومت کا حالیہ اقدام صوبہ کے عوام کے ساتھ انتہائی ناقصانی
اور زیادتی کے مترادف ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے
کہ وہ فوری طور پر برطرف شدہ ملازمین کو اپنی اپنی سابقہ پوسٹوں پر بحال کرے۔

جتناب ڈپٹی اسپیکر قرارداد یہ ہے کہ نئی بھرتیوں کی بجائے سوتی سدرن گیس بینک
اور دیگر مختلف اداروں میں سے ہزاروں برسر روزگار ملازمین کو بے روزگار کرنے اور ان
ملازمین کے گھرانوں کے ہزاروں افراد کے منہ کا نوالہ چھیننے کی وفاقی حکومت کا حالیہ اقدام صوبہ
کے عوام کے ساتھ انتہائی ناقصانی اور زیادتی کے مترادف ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع
کرے کہ وہ فوری طور پر برطرف شدہ ملازمین کو اپنی اپنی سابقہ پوسٹوں پر بحال کرے۔

جتناب ڈپٹی اسپیکر اب عبدالرحیم خان اگر کچھ بولنا چاہئے گا۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب والا یہ کہ ایسی ہی سروسرز کا مسئلہ ہمارے
صوبے کے حوالے سے یعنی ہمیں ہمہاندہ رکھا گیا ہے اور پہمادگی کی جو نشانیاں ہوتی ہیں اور
علماء ہوتی ہیں وہ یہ کہیں کہ ہماری صحت نہیں قطعی اور اسے نہیں اگر قطعی اوارے ہیں ان
میں وہ کوئی پیداوار نہیں کر رہے کس طرح اس پر ہم سب اس ہاؤس میں اخلاق ہے۔ تمام
صوبے میں پھر فیڈرل گورنمنٹ ہے جو بھی اس کے ادارے ہیں ہمیں انہیں ترقی دینا چاہئے
تحال لیکن قطعاً نہیں ہمیں جو علم ہے اور تجربہ ہے وہ یہ ہے کہ جتاب والا ہمارا صوبہ حساب میں
ہی نہیں ہے ایسے اخبار میں آیا ہے کہ آج سے لوڈ شیڈنگ ختم پاکستان میں ختم صبح میں نے
اخبار میں پڑھا ہے اور تھیک ہے ایک بجے ہمارے علاقوں میں جو لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے۔ تھیک

ایک بجے یہاں لوڈ ہیڈنگ ہوتی ہے یعنی جیسے ہم پاکستان میں نہیں ہیں۔ تو یہ ہے جتاب والا
اب شرل گورنمنٹ میں لاکھوں کی سروز اور ان میں فیصلہ کیا کہ مختلف شیرز ہیں جہاں فحصے
ہوتے ہیں اور جو فحصے ہمارے سود اور زیادتی میں اثر پڑتا ہے وہاں ہمارے سروز کے لوگ
نہیں ہیں تو ایسے ہی ہمارے جو بے روزگاری کا مسئلہ ہے جو بھی ملازمین ہیں جن کو روزگار ملا
ہے وہ بھی ایک ایسے پشتومیں کہتے ہیں دلیوہ و خولے سرحد۔

بھیڑیے کے منہ سے بڈی ہی کافی ہے اگرچہ یہ نہیں ہونا چاہئے تھا لیکن وہ بڈی بھی
یہاں نہیں ہے لیکن انہی سروز میں یہ جو کہتے ہیں کہ تمام سروز آفسر اور لوڈ ہیں کہتے ہیں کہ
آپ ایک گھرے اور ایک دفتر میں آپ جائیں ہاں لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ایک پوسٹ کے لئے پانچ
پانچ افسر یا پانچ ملازم ہیں۔ تو بہانہ کر لیتے ہیں کہ جی تو آپ جائیں کہ ایک پوسٹ کے لئے پانچ
آدمی ہیں کیا پانچ آدمی ایک پوسٹ کے لئے ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ ہمارے صوبے
کے کتنے لوگ لئے ہیں یہ سُمیک ہے یہ پنجاب میں ہو گا کراچی میں ہو گا ہم جانتے ہیں
کہ ایک پوسٹ کے لئے پانچ آدمی آپ نے مقرر کئے اور تجوہ ہماری جیسے لیتے ہیں ہمارے
دوسرے وسائل سے لیتے ہیں لیکن ہمارے صوبے کے کتنے لوگوں کو سروز میں لیا ابھی جتاب
والا میڈریڈ اور گرینڈ تحری اور گرینڈ فور میں پچھلی حکومت نے ان کو سروز میں لکھایا وہ اور بات
ہے کہ انہوں نے پولیسکل مقاصد کے لئے یا کوئی اور طریقہ قواعد کے خلاف کیا وہ ہمارا اور
اعتراض ہے اور اس اعتراض کے تینجے میں بینظیر صاحبہ کی حکومت چلی گئی ہم اس وقت کہتے تھے
کہ آپ مردانی کریں کہ بے ہمدرگی نہ کریں۔ جو لوگ ہیں ان کو بھی خطرے میں نہ ڈالیں لیکن
وہ بد قسمتی تھی کہ وہ ان کاموں سے باز نہیں آ رہے ہیں۔ لیکن اب جب نئی گورنمنٹ آئی نئی
گورنمنٹ نے سب سے پہلا تملہ اب تملہ اگر کرنا ہے اور ایسے ہی تنقید کرنی ہے یا کوئی اور لوگوں
پر کیا جائے جنمیں نے یہ کام کئے اور جو بچے وہ بر سر روزگار ہو گئے ہیں ان کو آپ سروز سے
نکال کیوں رہے ہیں اور پھر دوسرے جو نیشنل بینک۔ دوسرے ابھی اس میں ہزاروں جو
ملازم ہیں بر سر روزگار ہیں۔ جتاب والا؛ آپ ذرا تصور کریں آپ کے خاندان کے ایک فرد کے

لے اس کی فہیلی کے لئے پانچ سو تھواہ دو سو تھواہ دو ہزار تھواہ اس تھواہ میں اس نے اپنے بچوں کے لئے تعلیم کا انتظام کیا ہے سکول میں بچوں کو محترم کیا ہے اس کی صحت کا کچھ انتظام ہے اور آپ بیک قلم اس کی سروز نصویخ کر کے اس کو گھر بیجھ رہے ہیں۔ یعنی یہ توہو گیا جو محترمہ بیظیر کے ساتھ ان کی غلطی ہے آپ نے ان کو کہہ دیا پوٹیشیلی۔ پارلیمنٹ میں کہہ دیا اور دوسری بھی بامیں آپ کر لیں گے۔ لیکن ان بچوں کو کیا ہوگا آپ یقین کریں مجھے آج ایک بچے نے واقعہ بتایا انہیں حقائق میں ہمارا اختار روزگار اور نہیں ہے ابھی ہم نے روزے کے لئے جانا ہے کیونکہ رمضان ہے تو اس میں صبح و شام کا کھانا نہیں۔ یعنی دو وقت کی روٹی نہیں ہے کراچی جامیں گے رمضان ہے ہوٹل میں مزدوری کریں گے اور ہوٹل کی مزدوری سے عید کے لئے بچوں کے لئے لائیں گے اب یہ ایک سبل ہے ایک علامت ہے ہزاروں انسانوں کو یہاں آسمانی سے اخسوس بھی نہیں ہے جو سامنے موجود ہے اس کے احسانات کیا ہیں جذبات کیا ہیں وہ جو ہے ان پر کیا گزرے گی نفسیاتی طور پر سماجی طور پر ابھی جو سماجی حالات میں ہے روزگاری تمام دنیا جانتی ہے اعلیٰ الاظلان ہم نے ایک بات پسلے بھی نہیں کی بڑا افسوس ہوا میں وہ بھول گیا ہیں نے بڑی غلطی کی۔ پرسوں دن بہارے عبدالستار روڈ پر دن کے پانچ بجے ایک سترہ سالہ بچے اور باقاعدہ سب کے سامنے اس کو گولی ماری اور ایک موڑ سائیکل کے لئے اور تمام دبیا کھنکنی تھی پولیس والے بھی کھڑے تھے جی آر پی والے بھی کھڑے تھے اور وہ بچہ تقریباً وہاں موت اور زیست میں بمتلا بہا۔ اور اب یہ لوگ کون ہونگے جنہوں نے یہ کام کیا تو اس میں ہم مجھے میں فیشن ایبل۔ لوگ توہیں یہ جو قتل ہو گیا دوسرے یہاں روزگار ہے نہیں اور آپ ایسے لوگوں کو بے روزگار کر دیتے ہیں اس کا نتھجہ کیا ہے تو اس پر سب صوبے کی ترقی نہیں ہے آئندہ کے بچوں کے لئے جب آپ برسر روزگار نہیں تو آپ کے بچے کیا کریں گے؟ آپ پر کیا اس کے اثرات ہونگے آپ کے خاندان پر کیا اثرات ہونگے اور ہمارے معاشرے پر کیا اثرات ہونگے تو ایسی چیزیں ہیں جتاب والا کہ اس پر ہاؤس میں کوئی اختلاف نہیں ہے میں آپ کے توسط سے ہاؤس سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو حقیقت طور پر منظور کیا جائے۔ مرہانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر شکریہ جی بسم اللہ خان کا کڑ صاحب۔
بسم اللہ خان کا کڑ شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ جناب تھم عبدالرحیم خان
مندو خیل کی قرارداد کا تعقیل ہے اس کا جو معاود ہے تن ہے میرے خیال میں پورے ملک میں
یہ محسوس کیا جا رہا ہے یہاں تک قوی اسلحی اور سینٹ میں بھی اسی گورنمنٹ کے دوران یہ
حقائق محسوس کئے گئے اور قوی اسلحی میں جوزیرا عظیم صاحب کی تقریر تھی جو براءہ راست ٹیلی
کاٹ کی گئی اس میں بھی وزیرا عظیم نے یہ کما مجھے ملک کے ان نوجوانوں کا جن کے ہاتھ میں
ڈگریاں ہیں اور بے روزگار ہیں میں ان کو روزگار دوں بجائے ان کو روزگار دینے کے ان کو بے
روزگاری دی جا رہی ہے۔ تاہم میں اس قرارداد کی تو یقیناً حمایت کروں گا اور ہمیں کرنا بھی ہے
کچھ باہیں ایسی ہیں بے قاعدگیاں اس ملک میں پچاس سال سے ہوتی رہیں اور پچھلی حکومت میں
جو تقریباً ہوئی تھیں وہ سب قائدے کے تحت تھیں یہ پچھلی حکومت میں یہ ہوا کہ بلوجستان
والوں کو تھوڑا سا حصہ بھی ملا۔ اب اس طرح یہاں چاہئے کہ پچاس سال میں پہلی دفعہ جو
بے قاعدگیاں ہوئیں جس کے حوالے سے لوگ ملازمتوں پر قابض ہوتے رہے پچھلی حکومت
نے بلوجستان کے لوگوں کو تھوڑا بہت حصہ ملا اور اس کو قائم رکھنے کے لئے۔ آج اس کو قائم
رکھنے کی بجائے پہلی دفعہ اسی حربہ کو آزمایا گیا ہے اگر بے قاعدگیوں کو دیکھنا ہے ذرا پچاس سال
کی تاریخ کو انہماں کر کتنے لوگوں کو قائدے کے تحت ملازمتیں دی گئیں پورے مرکزی
ڈپارٹمنٹ کو آپ انہماں حب ہم اس چیز کو لیں گے۔ جناب اسپیکر میں اس قرارداد کی
حمایت کرتے ہوئے میں اس میں ایک چھوٹی سی ترمیم اس لئے پیش کر رہا ہوں کہ بنیادی طور
پر گئیں کا جہاں تک مسئلہ ہے اس میں بے انتہا ملازمتیں دی گئیں۔ بلوجستان کو ایک بہت
چھوٹا سا حصہ دیا گیا۔ اس وجہ سے جو گئیں کمپنی ہیں وہ غیر منافع بخش ہیں اور گئیں بلوجستان
کے آمدن کا روپیوں سب سے بڑا ذریعہ ہے میں نے اس لئے اس قرارداد میں ایک چھوٹی سی
ترمیم کی ہے۔ جس کے میں نے محترم رکن سے مشورہ بھی کیا کہ ہم ان ملازمتوں کی بحالی کے
لئے یہاں یہ خصوصی طور پر شامل کر رہے ہیں جہاں تک اس قرارداد کے آخری حصہ میں ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے ۔ یہ الفاظ میں نے ترمیم کی ہے یہاں پر یہ نہیں درج ہیں کہ وہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے بر طرف شدہ ملازمین کو فوری طور پر اپنی اپنی سابقہ پوسٹوں پر بحال کرے ۔ تو اس ترمیم کے ساتھ میں عبدالرحیم خان صاحب کی قرارداد کی حمایت کروں گا اور اس کو اگر آپ اجازت دے دیں تو میں اس کو ۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب ہم نے تو اس پراتفاق کیا تھا کہ ہم رجوع کریں کہ وہ فوری طور پر بر طرف شدہ ملازمین بالخصوص بلوچستان کے ۔ یعنی دوسرے کو بھی نہ کامیں ۔

بسم اللہ خان کا کڑ گیں کے حوالے سے رحیم صاحب ہماری تھوڑی سی ریزرویشن ہے ۔ گیں کے حوالے سے تو اس ترمیم کے ساتھ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور ہاؤس سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس قرارداد کی حمایت کریں گے ۔ ملکر یہ ۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل نمیک ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جتاب مصطفیٰ خان ترین ۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جتاب اسپیکر صاحب آپ کی بڑی سربانی رحیم صاحب کی اس قرارداد کی تو ہم حمایت کرتے ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ جس نے یہ کام تھا اس ملک کو بے روزگاری سے ختم کیا جائے گا ۔ لیکن آج وہی وزیر اعظم بن کر کے اس میں جو روزگار پر ہیں اس کو بے روزگار کیا جا رہا ہے اور جو وہ مل کر رہا تھا کہ اس ملک میں لوگوں کو روزگار دیا جائے گا لیکن جتاب والا یہ حقیقت ہے اس صوبے میں اتنی بھرتی نہیں ہوئی تھی جتنی بیظیر کے دور میں ہوئی لیکن اگر اس طرح انتقالی کارروائی کی جائے ۔ لیکن اس میں میں پھر یہ کہوں گا کہ اس میں خالی چیلز والے نہیں لگے اس میں ہر پارٹی کو نمائندگی دی گئی اور اس میں ہر پارٹی کے لوگ یہاں ہیں ۔ اگر اس میں انتقالی کارروائی کر کے جیسا کہ بسم اللہ خان کا کڑ نے کہا اور انہوں نے اچھا کہ کہ پچاس سال سے یہاں جو غلط کام ہوا یہ غلط کام ہوا تو چیلز

پارٹی کی گورنمنٹ نے آتے ہی جو نواز شریف کی گورنمنٹ میں لگائے گئے تھے اس کو نہیں نکالا گیا اس کو انہوں نے رکھا لیکن نواز شریف جب آیا تو اس نے یہ کیا اور ساتھ بسم اللہ خان کو جو پہلا سال میں صحیح غلط کام ہوتے وہ ایک دن میں ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ اور یہاں جو ایک سونوے ٹھپر نکالے گئے ہیں۔ اس کو بھی اسی طرح نکالا اور آج وہ یہ کہ رہے ہیں پہلا سال کے کام ایک دن میں سیدھے نہیں ہو سکتے ہیں۔ تو اس ایوان کے توسط سے میں بسم اللہ خان سے کہوں گا جو ایک سونوے لڑکوں کو نکالا اس کو بھی اسی میں نہیں بدل سکتا ہے۔ تو جتاب اپنیکر ہم اس کی تائید کرتے ہیں اور یہ قرارداد امید ہے آپ لوگ پاس کرٹے گے اور اس کے بعد یہ ذمہ داری پھر گورنمنٹ پر ہوتی ہے کہ اس کو آگے لے جائے اور وہاں پر زور دیا جائے کیونکہ یہ اس صوبے کا خوالہ ہے جتاب والا جان لوگ لکھتے ہیں کہ ہم قرارداد ایسے کرتے ہیں۔ لیکن ہم قرارداد تو پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد کا یہ کام ہوتا ہے۔ اس گورنمنٹ کا کام ہوتا ہے کہ اس کو آگے لے جائے اور اس کو وہاں تک پہنچائے وہاں سے جواب لے کر آئے کہ اس وجہ سے نہیں ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت ہے کہ ہم لوگ قرارداد پیش کرتے ہیں۔ گورنمنٹ اس کو پھر پوچھتی ہی نہیں ہے۔ تو اس نے یہ اس صوبے کی اس اسکلی کی قرارداد ہمیشہ اس طرح پڑی رہتی ہیں۔ غیرکری۔

جناب ڈیٹی اسپیکر مولانا امیر زمان صاحب قرارداد پر کچھ بولنا چاہیں گے۔
مولانا امیر زمان (سینئر فسٹر) جتاب اپنیکر قرارداد پر ساتھیوں نے گزارش کی ترمیم کے ساتھ ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔ اور چونکہ پہلے ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے گیس کی میں اور باقی ملازمتوں کے کوئی میں ترمیم جو بسم اللہ خان نے لائی ہے اس ترمیم کے ساتھ ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں اور آپ کے توسط سے ایک اور بات آپ کے ذہن میں لانا چاہتا ہوں کہ جو سیندک پراجیکٹ میں سائز چار سو ملازم ہیں اس کو میرے خیال میں آدمی تھواہ گھر پر دی جا رہی ہے۔ اب شاید تھواہ جب آدمی ہو گی اب انکو بھی فارغ ہونے کا موقع آگیا ہے۔ تو میں گزارش کروں گا جب ہمارے سیندک کے ملازمین کو

تختواہ آدمی دی جا رہی ہے اور وہ بلوچستان کے ہیں۔ اور یہاں جو گیس کے ملازمین میں ان کو نکال دیا جا رہا ہے۔ اس کے نقصانات ہمارے گیس سے پورا کیا جاتا اور ساقھے یہ بھی کہوں گا کہ واپس ہائیکر الوجی کے جو لاہور میں ملازم یہ ہیں اس کو حکومت بلوچستان یہاں سے تختواہ دیتی ہے اب ہم سے تو لاہور کے لئے تختواہ وصول کے جاتے ہیں اور ہمارے ملازمین کو ایک دفعہ تو پراجیکٹ کے توسط سے آدمی تختواہ اور پھر گیس کے ملازمین کو نکالا جا رہا ہے۔ لہذا ہم گیس میں ترمیم کے ساتھ اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں کہ حکومت بلوچستان کی طرف سے اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ اس قرارداد کو ترمیم شدہ شکل میں منظور کیا جائے۔

(قرارداد ترمیمی شکل میں منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر مشترکہ قرارداد نمبر ۲۳ پیش کریں۔

مشترکہ قرارداد نمبر ۲۳ مجاہد عبدالحیم خان مندو خیل اور سردار مصطفیٰ خان ترین۔

مسٹر عبدالحیم خان مندو خیل بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔ کہ چونکہ نصابی کتب کی قیمتیں میں اضافے کی وجہ سے ان کتابوں کا حصول عام آدمی کی دسترس سے باہر ہو چکا ہے جس کی وجہ سے ہمارے پہماندہ صوبے میں عام آدمی کے بچوں کو تعلیم دلانا مشکل ہو گیا ہے۔ لہذا ان کتب کے نزخ کو اعتماد پر رکھنے کی خاطر ان کی اشاعت عالمی بینک کی بجائے میکٹ بورڈ کے حوالے کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ نصابی کتب کی قیمتیں میں اضافے کی وجہ سے ان کتابوں کا حصول عام آدمی کی دسترس سے باہر ہو چکا ہے جس کی وجہ سے ہمارے پہماندہ صوبے میں عام آدمی کے بچوں کو تعلیم دلانا مشکل ہو گیا ہے۔ لہذا ان کتب کے نزخ کو اعتماد پر رکھنے کی خاطر ان کی اشاعت عالمی بینک کی بجائے میکٹ

بورڈ کے حوالے کیا جائے۔

جتناب ڈپٹی اسپلکر محکمہ اگر اس پر کچھ بولنا چاہئیں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جناب انسانی ترقی کے لئے ملکوں کی ترقی کے لئے مختلف عناصر ہوتے ہیں جو اس کی ترقی کا ذریعہ بنتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ ترقی کا واحد عصر یا بہب کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ترقی جلد از جلد ہو اور واقعی صحیح معنوں میں ترقی ہو تو وہ تعلیم ہے۔ تعلیم جس معاشرے میں جس تاب سے ہوگی۔ اسی تاب سے اسی معاشرے کا تمدن، ثقافت، تہذیب روز گار میشیت یہ سب بہتر ہوں گے۔ اب یہ ہمیشہ سوال ہوتا ہے کہ معاشری اسباب تعلیم کا ذریعہ نہیں یا دوسری طرف سے تعلیم معاشری ترقی کا سبب نہیں اس پر۔ بھروسہ ایک عمل ہاہم ہے جس طرف سے بھی شروع کرے دوسرے کو فائدہ دیتا ہے اور وہ پھر رد عمل میں دوسرے کو فائدہ دے سکتا ہے۔ تعلیم پر دنیا کے ایک بڑے عالم فاضل نے کہا ہے کہ ہم بجٹ کی ہر مرد میں کمی کر سکتے ہیں۔ لیکن تعلیم میں کمی نہیں کر سکتے۔ ہم یہ کہی نہیں سکتے کہ تعلیم کی مد میں کمی کریں یہ اس کی اہمیت ہے اور ہے بھی ایسے لیکن پاکستان میں انگریز کا وقت بھی ہمیں یاد ہے میں نے جو خود تعلیم حاصل کی ہے کم از کم انگریز کے دور میں پر امری تعلیم میں نے مفت حاصل کی اب ہونا یہ چاہئے تھا کہ ہماری ملکی گورنمنٹ مسلسل ایسی پالیسی بناتی اور ملکی آدمی کا ایک بڑا پر مشیح تعلیم کے لئے مقرر کرتے ایک شیخ ایسا آتا ہے ملک کی یونیورسٹیوں میں بھی بالکل مفت۔ لیکن ایسی اقدامات ہوئے کہ آج ہم وہ انگریز کے دور سے تقریباً بیچھے جا رہے ہیں۔ جناب والا کتابیں چھاپی جاتی تھیں پر امری کو مفت دی جاتی تھیں۔ اس کے علاوہ جو غیر سرکاری سکول تھے اس میں جب وہ کتابیں دی جاتی تھیں۔ وہ سستے قیمت پر۔ پر امری سے بلاستی قیمت یا وہ بھی ہمارے لئے سستے نہیں تھے ہمارے غریب لوگوں کے ہمیں یاد ہے ہم جب چھٹی جماعت میں گئے انہوں نے کما کتابیں خریدو میرا پلا سال تھا۔ آپ یقین کریں میرے والد کا یا میرے فیملی کا سب سے بڑا پر ایلم یہ تھا صرف وہ ابتداء میں ہم وہ کتابیں خریدیں اور چھٹی جماعت کے۔ اب یہ جو ہمارے لاکھوں انسانوں کا مسئلہ ہے تو ظاہر

بے یہ قیمتی بھی ہماری برداشت سے باہر ہیں اب ایسے حالات میں ورلڈ بینک نے ہمارے ملک کو قرضہ دیا اور اس نے کتابوں کی چھپائی کے لئے ایک پرائیویٹ بنا یا ہے اس میں بڑا افسوس ہے کہ ہمارا اپنا نیکست بک بورڈ ہے جو یہ تمام انتظامات بھی کرتا ہے نصاب بھی بناتا ہے اور نصاب کے مطابق کتابوں کی فارمولیشن کرتا ہے اور پھر اس کی چھپائی بھی۔ یہ اور بات ہی کہ ہمارے ملکوں میں نہ جائے مادن نہ پائے رفتہ۔ نیکست بورڈ کو ہم پیسے دیتے ہیں کہ آپ یہ کام کرے جیسا کہ وہ لوٹ والے اس کو لوٹتے ہیں ٹین کرتے ہیں۔ فلا کرتے ہیں۔ جب ہم تجھ ہوتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ پرانیورٹ آدی کو دو۔ پرانیورٹ کو دے دو تو وہ میری بات کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ آسمان سے گرا گھوڑے میں انکا۔ اب یہ ہماری حالت بن گئی ہے ہم ایسی حالت میں ہیں بورڈ والے کے کام کو ورلڈ بینک والوں نے تبدیل کیا ایک ادارہ ہے جس کو کہتے ہیں۔

Balochistan Instructional Material

یہ ادارہ اپنے طور پر ایک ادارہ ہے

Development and Training Center

جو کہ ہمارے قانون میں کم از کم نہیں بنائے اور انہوں نے بنایا ہے ہمارے گورنمنٹ نے کچھ لوگوں کو ڈیپوٹیشن پر لیا ہے۔ اب وہ صاحبان میں جو نصاب ہے جو پرائیویٹ بک بورڈ نے بنایا ہے وہ نصاب اس کے متعلق۔ انہوں نے اب ایک نیا معیار بنایا ہے دیکھتے ہیں کہ ہم تو نے مشینڈرڈ پر پتہ نہیں کس مشینڈرڈ پر رنگین کتاب۔ اور فلاں صفحے بھی زیادہ اور کاغذ بھی زیادہ اب ہماری غربت اور یورپ کے خواب ایسی حالت میں جاتا والا جو کتابیں چھپی ہیں ان کی ایک مثال میں دیتا ہوں کہ مڈل کی ایک کتاب جو چار سو صفحوں پر ہو وہ پنچالیس روپے کی وہ کتاب جو نیکس بک بورڈ والے چھاپتے ہیں پنچالیس روپے اور اسی صفحہ کی کتاب وہ پچھن روپے یعنی ایک کتاب اسی صفحوں کا پچھن روپے میں اور ایک کتاب چار سو صفحوں کا پنچالیس روپے میں۔ اب یہ جو ہے ہمارے لوگ کیسے برداشت کریں گے۔ اور یہ بات ہے ہمیں اپنا علم ہے کہ میرا ذاتی تجربہ ہے اس لئے یہ نہیں کہ میں یہاں کہہ ببا ہوں واقعی ہمارے بچے ایک سکول میں پڑھتے تھے داخل تھے۔ چند دنوں کے بعد انہوں نے کہا ہم نہیں پڑھیں گے۔ ہم نے کہا

کیوں نہیں پڑھیں گے۔

انہوں نے کہا وہ زیادہ خرچے مانگتے ہیں کپڑے ایسے مانگتے ہیں۔ ابھی ہمارے بھتیجے ہے ہم نے گرادر سکول میں داخل کیا تھا۔ اس کے کپڑے جو ہیں اتنا لی نے چھاؤ دیے انہوں نے کہا یہ کپڑے نہیں ہیں بابا ہم تو یہ جلتے ہیں کہ کپڑے ہوں غرب کے کپڑے بھی صاف ہوں۔ بس صاحب کپڑے ہوں وہ کہتے ہیں کہ نئے کپڑے ہو اب نئے کپڑے کون لائے گا یہ ہر روز کون انتظام کرے۔ آپ کو رشت لینا پڑے گا۔ آپ جو کہتے ہیں کہ نار کو ٹیکس کرتے ہیں۔ فلاں کرتے ہیں۔ فلاں کرتے ہیں۔ دوسرا لوگ تو یہ کرتے ہیں۔ یہ چیزیں تعلیم کے لئے منع ہیں یہ تعلیم کا راستہ روکے ہوئے ہیں اس لئے جتاب والا ابھی ماہرین کی رائے ہے کہ چند سالوں میں۔ انگریزی میں جو کہتے ہیں **Droppage** ہوا ہے۔ یعنی جو پہلے سے شروع نہ تھے وہ بھی اب کلاسیں چھوڑ رہے ہیں۔ سکول سے نکلنے کا ایک بہبہ ہے اس کافی صد بڑھ گیا ہے۔ پھر ہم کس طرح مزید تعلیم دیں اور ابھی اسی ادارے نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ہم آئندہ کے لئے پرائمری تعلیم کی کتابوں کی بھی ہم قیمت لیں۔ ابھی انہوں نے صوبائی گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ آپ سرمایہ کریں ہمارے پراجیکٹ کے پیسے زیادہ کریں کیونکہ ہم اس طریقے سے یہ کتابیں نہیں چھاپ سکتے۔ اب یہ نہیں چھاپ سکتے۔ اب اس میں آپ کو اور پیسے دے دیں اور پیسے بھی سود کا ہے۔ اس بات کی میں نے تصدیق نہیں کی ہے کہ کیا وہ آیا تو نقصان دہ ہے۔ ایک اعداد ہے یادوں پراجیکٹ سود کا ہے اور اگر اب سود کا ہے بھی تو نقصان دہ ہے۔ اگر کوئی شخص یا لوگ ہمیں مخت پیسے دے رہے ہیں۔ اس کا استعمال بھی ہم ضائع کریں۔ وہ بھی نقصان دہ عمل ہے۔ حرکیف جتاب والا ہم پر زور یہ مطالہ کرتے ہیں۔ اس میں میں ٹیکس بک بورڈ کا دوبارہ نکار کرتا ہوں کہ آپ یہ بھی سرمایہ کریں۔ جو کچھ ہمارا ہے اس کو لوٹیں نہیں۔ ابھی پہلے دن یہاں بات آئی تھی کہ ٹیکس بک بورڈ والوں نے ڈیڑھ کروڑ روپے میں بغیر کسی سے پوچھے ہوئے کتابوں کی چھپائی کا حکم دے دیا۔ ابھی تو وزیر اعلیٰ صاحب نے کہ دیا کہ ہم انکو اڑی کریں گے اور ابھی انکو اڑی ہوئی چاہئے یہ کینسر میں احتساب

کے ان کیسز پر لوگوں کو سزا ملنی چاہئے کیسز میں اخبار میں بھی دیکھتا ہوں ان کو ایسے Ovid کر لیتے ہیں۔ یہ جو ہمارے چیلک سیکر کے حکومت کے جو مغلے ہیں۔ ہم ان سے اہل کرتے ہیں کہ آپ حوماں کو بڑی مشکل سے تجوہ دیتے ہیں۔ آپ اپنا فرض صحیح ادا کریں اور ہم یہاں سے بھائیں اور وہاں قصاص کے پاس جائیں۔ اس سے ہمیں بچائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اور کوئی رکن کچھ اور کہنا چاہے گا؟

شیخ جعفر خان مندو خیل وزیر جناب آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقعہ دیا عبدالرحیم صاحب کے اس قرار داد کے متعلق۔ قرارداد انہوں نے پیش کی ہے یہ قرار داد جو ہے پرائزی کی درسی کتابوں میں اضافہ ہوا ہے یہ حقیقت ہے کہ قیمتیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں کئی خامیاں بھی موجود ہیں۔ وجوہات یہ ہیں کہ ایک تو کافذ کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ کہ ہم سب اسپورٹ کرتے ہیں جیسے ڈالر کی قیمت بڑھتی ہے۔ اس میں کافذ کی قیمت بھی بڑھتی ہے۔ اسی طریقے سے لوکل پر چیزیں والے پرنٹنگ کے زیادہ پیسے چارج کرتے ہیں اور ورلڈ بینک Donor agency نے ایک Standard میڈیا رُ مقرر کیا ہے اس کافذ کو بہتر بنائیں پہلے جو نیکٹ بک بورڈ والے جو کافذ کو استعمال کرتے تھے وہ نکروز رتحا جو کہ زیادہ نہیں چلتے تھے۔ چونکہ سارا سال بچوں نے یہ کافذ چلانے ہوتے تھے تو کتاب چلانے ہوتے ہیں اگر اچھا کافذ ہو تو اس پر زیادہ چلا ہے۔ جیسے رحیم صاحب نے بولا کہ اس کو ورلڈ بینک ایڈ دیتا ہے اور اس کے لئے پرنٹنگ کا جو میڈیا Matter دیتا ہے۔

Balochistan Material development and training cell یہ اس کو مواد دیتا ہے۔ جس کو آگے پھر میڈیا رُ کر کے چھاپا جاتا ہے کافذ کا جو معیار رتحا۔ پہلے ۱۰۰ گرام استعمال ہوتا تھا ابھی ۸۰ گرام انہوں نے مقرر کیا ہے ذرا وزنی کافذ ہو تاکہ وہ چل سکے۔ اور نامیکٹل کور پہلے ۲۰۰ گرام کافذ تھا ابھی انہوں نے مقرر کیا ہے ۱۷۰ گرام استعمال ہو۔ اس میں بنیادی طور پر جو جواب ہمیں دیا گیا ہے۔ اس میں تو یہ لکھا گیا ہے کہ نیکٹ بک بورڈ اسے چھاپا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ کلی طور پر اس کو نیکٹ بک بورڈ اسے نہیں چھاپا ہے اس میں دوسرے آتے ہیں اس میں جو Donor

egency ڈو نر ۶ بھسی جو ہیں۔ انہوں نے اپنا Criteria مقرر کیا ہوا ہے اور ایک مینڈر کے تحت وہ کرتے ہیں وہ ریٹ analysis ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ٹھیکہ دیا جاتا ہے اور ٹیکٹ بک بورڈ کو ایک رائلٹی ملتی ہے۔ جو اس کے مونوگرام کی اجازت دیتا ہے۔ بلوچستان ٹیکٹ بک بورڈ کیونکہ اس کے بغیر اس کی کوئی لیگل پوزیشن نہیں بنتی ہے۔ اس میں میں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم لوگ اس میں بھرپور کوشش یہ کریں گے کہ اس کی قیمتیں کم کر لیں۔ رحیم صاحب سے بھی اس میں ہم تجویزیں مانگیں گے جو وہ نشانہ ہیں انہوں نے کی ہیں۔ اس میں بھی کافی جان ہے کہ ان چیزوں کو ہم بہتر کر سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ اس میں ڈو نر ۶ بھسی involve ہے اور ایک ایگزیمنٹ کے تحت ان کے ساتھ ہماری کارروائی چلتی ہے وہ تو دو محبر ہے اگر ہم بغیر پوچھے اس قرارداد کو ہم منظور کر لیں کل اسی قرارداد پر عمل نہیں کرتے۔ پھر وہ سرور خان کی بات آئے گی کہ اسلامی کی قراردادوں پر عمل نہیں کیا جاتا ہے۔ میں معزز محبر سے گزارش کروں گا کہ ہم اس پر ایک کمیٹی بخاتیں گے۔ جس میں ان کی تجویزیں کو بھی اولین فرست میں توجہ دیں گے اور اس کی کوشش کریں گے کہ اس کی قیمتیں جتنی کم ہو سکیں تاکہ عام لوگوں کی دسترس میں آ سکیں۔ اور معزز محبر کی اور بادس کی انفارمیشن کے لئے میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ سارے بلوچستان کو کتابیں چاہتے وہ ڈو نر ۶ بھسی سے بنتی ہیں۔ پرانی تک پانچ جماعت تک مفت دیتے ہیں ماسوائے شری علاقوں کے چند سکول جو ہیں۔ اس میں یہ چار جزو ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اگر ہم اس میں Improvement لا سکے۔ اس کی قیمت کم کر سکیں وہ حکومت کے لئے بھی ایک بچت ہوگی۔ میں معزز محبر سے گزارش کروں گا کہ قرار داد پر وہ نورانہ دیں ان کے مشورہ سے ہم فائدہ اٹھائیں گے اور آپ کے مشوروں سے ہم ایک کمیٹی بناؤ کہ اس میں سب چیزیں دیکھیں گے تاکہ وہ ایک دوسرے سے متحادم ہو سکیں۔

بہت شکریہ۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا میں وزیر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس پسلوکی مشکلات کا پورا ذکر کیا جو ہمارے بچوں کے لئے پیدا ہوتی ہیں منگلیں

کا۔ اس کا ایک میں یہ ذکر کروں گا کہ کاغذ کا معیار نائیٹل کا معیار۔ وہ بھی ہمارے پشتو میں کہتے ہیں۔ اسرے سے پہلے دو مرہ غزوہ یونہ پے کبل دی۔

یعنی پہلے کبل کے مطابق پھیلائیں اب ان کے کورسز کے معیار دیکھتے ہیں۔ بڑے بڑے کورسز گھینیا درجے کے کاغذ کے ہوتے ہیں اب ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم بڑے مشکلات میں ہیں اور اس کا ہم انتظام کرتے ہیں۔ باقاعدہ گت لگائے ہوئے ہوتے ہیں اور پورے سال کے سال کورس ہمارے پاس ہوتے ہیں۔ بلکہ طریقہ یہ ہے کہ آنے والے بچے لیتے ہیں۔ ہم اس کے لئے کوئی طریقہ نکال سکتے ہیں۔ یہ جو عام کاغذ ہے وہ بھی وہی کر سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر یہ ہم کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل ہم انشاء اللہ توجہ دیں گے کاغذ پر بھی توجہ دیں گے۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جب آپ یقین دلانی کرتے ہیں آپ کمیٹی بنائیں یہ بنیادی چیز۔ اس میں منگالی کے خاتمے کا ایک حدف ہو یہ ہو تو ہم پھر زور میں دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر حکومت کی یقین دلانی کے بعد قرارداد پر زور نہیں دیا گیا۔ شیخ جعفر خان مندو خیل جب میں حکومت کی طرف سے یہ اشورنس کراتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم اس چیز کو دیکھیں گے اور ان کو بھی شامل کر لیں گے تاکہ ان کی تجدیز اور مشورے بھی آسکیں جس حد تک ہو ہم اس میں اسپر و منٹ لائیں گے اور قیمتیوں کو کم کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر یہ الفاظ جناب عبدالرحیم خان صاحب آپ نے سے ہیں تو ہر حال حکومت کی یقین دلانی پر قرارداد پر زور نہیں دیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سردار غلام مصطفیٰ خان ترین قرارداد نمبر ۳۲ میں کریں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین قرارداد نمبر ۳۲۔

بلکہ صوبائی ہیڈ کوارٹر کوئٹہ شریمن چونگی منکت کی بنیاد پر وصول کی جاتی ہے اور

صوبہ کے دیگر شروں اخلاع میں اب تک مالیت کی بنیاد پر چونگی وصول کی جا رہی ہے یہ طریقہ کار عوام کے ساتھ سراسر نافضانی ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبے کے دیگر اخلاع میں بھی چونگی منکت کی بنیاد پر وصول کرنے کی منظوری دے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد یہ ہے کہ جبکہ صوبائی ہیڈ کوارٹر کوئٹہ شریں چونگی منکت کی بنیاد پر وصول کی جاتی ہے اور صوبہ کے دیگر شروں اخلاع میں اب تک مالیت کی بنیاد پر چونگی وصول کی جا رہی ہے یہ طریقہ کار عوام کے ساتھ سراسر نافضانی ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبے کے دیگر اخلاع میں بھی چونگی منکت کی بنیاد پر وصول کرنے کی منظوری دے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر محک دلیل پیش کرے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین جتاب اس بارے میں وزیر بلدیات سے بات ہو چکی ہے اور پندرہ تاریخ کو انہوں نے مینگ کال کی ہے اس مسئلے پر تو لہذا میں اپنی قرارداد پر نور نہیں دیتا ہوں۔ اور پندرہ تاریخ تک یہ مینگ ہو رہی ہے اور یہ انہوں نے یقین دیا کرائی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر چونکہ حکومت کی طرف سے یقین دیا ہو چکی ہے محک نے اپنی قرار داد پر نور نہیں دیا۔ مشترکہ قرار داد نمبر ۳۴ کوئی ایک رکن پیش کرے۔

قرار داد نمبر ۳۴

مشترکہ قرار داد نمبر ۳۴ مسحاب نواب ذوالفقار علی گمی۔ میر جان محمد جمالی۔ سعید احمد ہاشمی اور سردار سترام سلگھ ڈوکی۔

میر جان محمد خان جمالی اس ایوان کی رائے ہے کہ بلوچستان صوبائی اسکلی کی مجلس ہائی کے چیئرمین وزراء کی بجائے صرف ممبران منتخب کئے جائیں کیونکہ مجلس ہائی کے چیئرمین وزیر کی صورت میں مذکورہ مجلس کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ لہذا ایوان سے اس مقصد کے

لئے اسکلی کے قواعد و انضباط کا رہیں مناسب تر ترمیم کی بھی سفارش کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد یہ ہے کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ بلوچستان صوبائی اسکلی کی مجلس قائمہ کے چیئرمین وزراء کی بجائے صرف ممبران منتخب کے جامیں کیونکہ مجلس قائمہ کے چیئرمین وزیر کی صورت میں مذکورہ مجلس کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ لہذا ایوان سے اس مقصود کے لئے اسکلی کے قواعد و انضباط کا رہیں مناسب تر ترمیم کی بھی سفارش کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں یا والیں لینا چاہتے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر میری اطلاع کے مطابق اور آپ کو بھی معلوم ہے کہ اسکلی کے قوانین تجدیل ہو رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں اسپیکر صاحب سے بھی بات ہو گئی ہے۔ قائد ایوان سے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ترمیم ہم اسی میں لائیں گے۔ وزراء بھی چیئرمین بن سکتے ہیں اور بلوچستان میں روایت ہو گئی ہے کہ بڑی کاہینہ اور وزراء دیے ترمیم آرہی ہے تو میں اس کو والیں لیتا ہوں۔ عبدالرحیم خان سے مددوت کے ساتھ یہ قرار داد نیک نیتی کی بنیاد پر والیں لی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد والیں لے لی گئی؟

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل کیا وزراء چیئرمین بن سکیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد میں ہے کہ وزراء چیئرمین نہیں بن سکیں گے۔ اس کے لئے ترمیم لارہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد نمبر ۲۵۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ اور سردار سترام سنگھ ڈوکی۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جناب اس کے متعلق گزارش ہے کہ رول کے مطابق سوال جو ہے ڈیلفر ہو سکتا ہے۔ قرار داد ڈیلفر نہیں ہو سکتی۔ قرار داد کے لئے جب اسکلی کا اجلاس ختم ہو جائے تو بعد میں ہمیں محرک نے نیا نوٹس دینا ہے اسکلی کی جتنی کارروائی گزشتہ اجلاس میں رہ گئی ہے ممبر باحاطہ کہے گا کہ جتنی بھی میری کارروائی رہ گئی ہے وہ دوبارہ

لائی جائے۔ قرار داد قواعد و ضوابط کے تحت ڈیلفر نہیں ہو سکتی ہے اور سوال ڈیلفر ہو سکتا ہے پہلے جو عبدالکرم نوشیروانی کی قرار داد ڈیلفر کی وہ بھی قواعد کے خلاف ہے آپ روٹنگ دیں۔ نیا نوٹس دے دیں بے شک وہ بعد میں لائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد نمبر، ۲ میر جان محمد خان جمالی صاحب پیش کریں۔
میر جان محمد خان جمالی

یہ کہ بلوچستان کے اصلاح جعفر آباد، جمل مگسی اور نصیر آباد میں لاکھوں ایکڑ پاریزی سکن و حاں (PADDY) کاشت کی جاتی ہے۔ چونکہ اب رائیں ایکسپورٹ کارپوریشن بھکاری کے آخری مراحل میں ہے جسکی وجہ سے کاشکاروں، رہنمداروں کو ان کے چاول کی فصلات کا جائز معاوضہ بھی نہیں مل رہا ہے۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت نے بلوچستان کے ایسی سکن جو شی چاول کی برآمد کی Private Sector پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ جبکہ پنجاب کے باسمی چاول کی برآمد کی Private Sector کو محلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ یہ اقدام نہ صرف بلوچستان کے کاشکاروں کے لئے غیر مناسب ہے بلکہ حصہ بھی ہے۔ اس اقدام سے بلوچستان کے کاشکاروں اقتصادی اور معائشی بحران میں بدلنا ہو رہے ہیں۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے فوری طور پر رجوع کرے تاکہ وہ ایسی سکن جو شی چاول کی برآمد کی اجازت بھی شعبے (Private Sector) کو دے۔ تاکہ بلوچستان کے کاشکاروں کو ان کے فصلات کا مناسب معاوضہ ملے اور زر مبادلہ بھی کیا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد یہ ہے کہ
ڈپٹی اسپیکر صاحب نے قرار داد دوبارہ پڑھ کر سنائی۔

میر جان محمد خان جمالی جب اسپیکر اس میں میں نے کوئی بھی چوڑی تقریر نہیں کرنی صرف موافذہ کرتا ہے۔ کہ پنجاب کا باسمی چاول تو جا سکتا ہے۔ لیکن ہمارا چاول ایسی 6 جس کو کچھ دوستوں کو پتہ ہو کہ جب وحاظ کا چھلکا ہوتا ہے۔ تو اس کو پانی میں Boil کر لیتے ہیں۔

وہ جو شی چاول بن جاتا ہے وہ افغانستان کو پہلے بھی جاتا ہوا ہے Legally بھی اور میں تین سال پہلے Permit کا زمانہ تھا۔ پھر وہ بند کر دیا گیا اور وہ جو گنجائش تھی۔ بلوجھان کے زمینداروں کو کاشکاروں کو وہ بھی بند ہو گئی تو میری گزارش ہے کہ Land route افغانستان کو بھی راستے جاتے ہیں اور ایران کو بھی۔ دونوں سے پرانیوں پارٹیز Private Parties کو اجازت دی جائے کہ چاول ہمارے علاقوں سے خرید کر کے افغانستان کو Supply کیا جائے۔ بیان کے لوگ اسے شوق سے استعمال کرتے ہیں اور ایران بھی۔ حق ہمارا اس لئے بھی بتتا ہے کہ باسپتی تو پہنچا بھیں پہندا ہوتا ہے وہ تو فوراً بیج دیا جاتا ہے۔ ہمارے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جائے جو اپنے لئے وہ سوچتے ہیں۔ ہر مسلمان یعنی جو میں اپنے لئے چاہتا ہوں۔ بحثیت مسلمان کے میری یہی خواہش ہے کہ دوسروں کے لئے بھی میں وہی چاہوں۔ ٹھیک ہے ہوں۔ حدیث کیونکہ اوٹھنے لگے ہیں۔ آپ کو تھوڑا جگانا بھی چاہتا ہوں آپ کو۔ جگانا بھی ہے تو گزارش یہ ہے چھوٹی سی تحریر بات ہے اور میں آپ سے گزارش کرونا کا سارے ایوان سے کہ اسے تسلیم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کوئی دوسرا رکن اگر کہنا چاہئے؟
میر فالق علی جمالی (وزیر) جناب اسپیکر آپ کے توسط سے میں جان جمالی صاحب کی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ اور اس ایوان سے آپ کے توسط سے گزارش کرونا کہ اسے حفظ طور پر منظور کیا جائے کیونکہ بلوجھان کے یہ عین واحد اضلاع ہیں جہاں پر چاول کی کاشت ہوتی ہے جغز آباد، نصیر آباد اور جمل گمگی آپ سے اور ایوان سے یہ گزارش ہے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔ شکریہ ہی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جی عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب ذرا اختصار سے کام لیجئے گا۔
مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا میں اس میں ایک بات کا اختلاف کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تجارت کی پالسی میں ہمارا حصہ ہو یہ صحیح بات ہے کہ یہ چاول اگر اچھی قیمت ہمیں ملے تو یہ ہمارے لوگوں کا روزگار ہے یہ بات ہے کہ اب ہمارا جو چاول ہے وہ باہر نہیں

بھیجا جاتا۔ ہمارے لوگوں کے لئے مزدوری نہیں ہے۔ اس میں ہمارا سب ہمارا میوه نہیں بھیجا جاتا۔ ہماری سبزی نہیں بھیجی جاتی تو ملک کا ہوتا یہ ہے کہ آپ پالسی بناتے ہیں اپنے لوگوں کے لئے دوسروں کا بھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر تو آپ ترمیم لانا چاہتے ہیں؟
مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل میں؟
جناب ڈپٹی اسپیکر جی۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں ترمیم تو اس لئے اگر وہ کرنا چاہیں تو خود وہ فقرہ لکھ لے جان جمالی صاحب خود اس میں فقرہ لکھیں۔ کہ ان چیزوں میں ہمارے لئے کہ پالسی میلنگ میں تجارت کے باقاعدہ ہمارا حصہ ہو اس پر اسی کا حصہ بنائیں۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر ایک مخصوص بات تھی اس وقت سینئر مسٹر صاحب موجود ہیں قائدِ ایوان موجود نہیں ہیں میری تو گزارش سارے دوستوں سے ہوگی۔

دونوں طرف سے **Treasury Benches** سے بھی اور حزب اختلاف سے بھی کہ ایک حقیقت قرارداد ہم لے آئیں اٹھارہ تاریخ کو سرکاری بخشہ سے بھی اور اپوزیشن بخشہ سے بھی کہ جو بھی قوی تجارتی پالسی ہے پالسی میلنگ **Policy Making** میں بلوچستان کے نمائندگی لازی ہو۔

مولوی امیر زمان (سینئر وزیر) یہ کمیٹی تجارت کی اسپیکر صاحب کی سربراہی میں پہلے بن چکی ہے۔ آج کی قرارداد مخصوص ہے اور وہ قرارداد ۱۸ تاریخ کو لے آئیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جناب اسپیکر اس تحریک کو دو گھنٹے رکھنے کا حق ہے اس کو آخر میں رکھنا ہی نہیں چاہئے تھا۔ تو میں یہ کہتا ہوں کہ جو آنے والی تاریخ ہے اس پر آپ رکھیں اور لجھنڈا ایسا بنائیں کہ اس پر پوری طرح بحث ہو سکے جناب یہ موضوع ایسا ہے اس پر ہمیں بحث کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جتاب عبدالرحیم خان صاحب اگلے دن کے لئے بھی کہ رولز کے مطابق یہ کارروائی کے آخر میں رکھا جاتا ہے اس کو۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل لیکن دو گھنٹے آخر میں دیکر۔

مولوی امیر زمان (سینئر مسٹر) جتاب اسپیکر تحریک اتواء کے لئے دو گھنٹے روز میں ہیں اگر اس پر کوئی آدی تقریر کرنا نہیں چاہتا تو دو گھنٹے پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل تو کیوں نہیں کریں گے؟

مولوی امیر زمان (سینئر مسٹر) میری گزارش یہ ہے کہ اس کے لئے آپ نے آج کا نامم رکھا ہے لہذا خان صاحب کو اجازت دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر خان صاحب اگر آپ اس پر کچھ بولانا چاہیں گے طویل بحث و مباحثہ کے لئے رکھیں گے تو پھر اسے موخر کر دیتے ہیں اتحادہ تاریخ کے لئے۔

مولوی امیر زمان (سینئر وزیر) رحیم صاحب اس پر بحث کریں ہم Treasury کی طرف سے جواب دیدیں گے آج اس کو نہزادیں Benches۔

جناب ڈپٹی اسپیکر تو تھیک ہے پھر نماز کے لئے وقفہ رکھ لیں گے۔ ابھی تو نماز کا نامم ہے عبدالرحیم خان صاحب۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب والا جتاب اسپیکر یہ بے ادبی معاف آپ سرماں۔ یہ وہ ایسے ہی جو بڑا مسئلہ ہوتا ہے اس کو ویسے ہی آئیں باعیں شائیں کر کے یہ جو ہے اسلوبی کا طریقہ کار نہیں ہے اس میں سب کو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اگر آج نماز کے بعد ہم آجائیں تو یہ پھر۔۔۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل میں تو Protest کروں گا میں تو بیٹھوں گا جو بھی بات کرنا چاہئے۔

مولوی امیر زمان (سینئر مسٹر) اب آپ ذرا ہماری تجویز تو سنیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سختے ہیں جی۔ جی۔ جی۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) ہم گزارش کرتے ہیں ہمارے ممبر حضرات کی طرف سے کہ اس تحریک التوام کے لئے آپ نے دو گھنٹے دیے ہیں۔ بے شک خان صاحب بولیں وہ اپنا حق پورا کریں جو اس کا آدھا گھنٹہ ہے یا میں مت ہے وہ پورا کریں ہمارا حق ہمارے حوالے کریں چاہے ہم اسے پورا کریں یا اسے چھوڑ دیں۔ اور نماز کیلئے وقت ہے کیونکہ عشاء کی نماز ہے ہم پھر بعد میں نماز پڑھ لیں گے باجماعت۔ لہذا اب مریانی کر کے ان کو اجازت دیدیں

جناب ڈپٹی اسپیکر کیا رائے ہے؟

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) تھیک ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر پھر نماز پڑھیں گے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب والا میں اس پر احتجاج کرتا ہوں لہذا میں اپنی طرف سے بات نہیں کروں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جتاب عبدالرحیم خان صاحب۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل میں اس پر احتجاج کرتا ہوں میں بحث نہیں کروں گا۔ اس بات پر احتجاج کرتا ہوں کہ ہمیشہ اس وقت یہ جو عام طور پر اسکلی کا اجلاس باقاعدہ ہوتی ہو جاتا ہے۔ اب وہ تو چھوڑ دیں وہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن اس وقت آپ جو ہیں ایسے اہم مسئلے کو جس میں دو گھنٹے اسکا حق ہے اور آپ ایسے ہی In Hurry جا رہے ہیں یہ تو اسکلی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر دو گھنٹے نہیں ہے ملت آدھا گھنٹہ ہے میں مت۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل میرے دو گھنٹے بھی آپ کے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر عبدالرحیم خان صاحب۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آپ کو ہم آپکا اپنا حق پورا دیں گے کوئی جدی نہیں کریں گے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل بس جتاب والا میں نے وہ اپنا حق جو ہے ان کو دے دیا ہے۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) جتاب اپنیکر کیونکہ محک اس پر —— جناب ڈپٹی اپنیکر اب تحریک میں پیش کرتا ہوں۔ مورخ دس نومبر ۱۹۹۰ء کی باخاطب مشترکہ تحریک اتواء نمبر ۷ می جانب عبدالرحیم خان مندو خیل اور سردار غلام مصطفیٰ خان ترین۔

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) عبدالرحیم صاحب پشتومیں بولے۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) پشتومیں بولے۔ جناب ڈپٹی اپنیکر جتاب عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب آپ کے لئے عین من رکھتے ہیں۔ جو بھی سے ذرا آپ عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب آپ ذرا رسول،، کو پڑھیں۔ (الیوان میں شور)

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر) رحیم صاحب ہم سب حصہ لیں گے۔ ہم سب حصہ لیں گے

جناب ڈپٹی اپنیکر جتاب عبدالرحیم خان صاحب آپ رسول،، کو ذرا پڑھیں۔ پہلے سے بھی شاید آپ کے ذہن میں اسکا کچھ خاکہ ہو۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل وہ تو تمہیک ہے کہ میرے لئے عین من رہے۔ وہ تو صحیح ہے۔

جناب ڈپٹی اپنیکر میں ان کے لئے وہی مائم دیتا ہوں جو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے گا۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب والا میں یہی کہونگا کہ یا تو گورنمنٹ مجھے یہ بتا دے کہ انہوں نے کیا یعنی ان کا جواب کیا ہے پہلے مجھے جائیں۔ اگر نہیں ہے تو پھر جو ہے میں اپنی تحریک کے محض۔

جناب ڈپٹی اسپیکر پہلے میں اس کو پڑھ لوں۔
شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) جب اسپیکر اگر رحیم صاحب کی تسلی کے لئے میں کچھ بائیں کروں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر پہلے میں اسے میں پڑھ لوں۔ صوبائی اسمبلی کے خاطر کار ۱۹۹۵ء کے قاعدہ نمبر سے تحریک یہ ہے کہ حکومت نے صوبہ کے مقادرات کی کھلم کھلا خلاف درزی کرتے ہوئے صوبہ کے پہلک سینٹر کے اداروں کی فروخت اور وہ بھی غیر قانونی فروخت کے اقدامات کے سلسلے کے پہلے قدم کے طور پر گورنمنٹ پر شنگ پرنس کوئٹہ کو نیلام کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے باقاعدہ ٹینڈر بذریعہ اخبارات مورخ ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو طلب کرنے گئے ہیں۔ جو کہ ۲۳ نومبر ۱۹۹۸ء کو کھولے جائیں گے تراشہ اخبار خلیک ہے۔

اب محرك کے لئے میں منٹ کا نام مخصوص کرتا ہوں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل وہ میں لوں گا جناب وہ مسئلہ نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے جناب والا کہ تحریک اتواء کی اہمیت آپ نے ختم کر دی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جی نہیں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا ایک تو یہ ہے آپ وہ تحریک اتواء ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر ہم نے نماز جیسے فریضہ کو موخر کیا ہے۔ آپ ذرا سوچیں تو۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں نہیں۔ جناب والا اب آپ جو ہیں آپ ایسے وہ آپ ڈالتے ہیں کہ اس کو کوئی باقہ نہ لگا سکے۔ یہ طریقہ آپ نہ کریں مریانی کریں۔ میں جو ہوں دیکھیں میں یہ تحریک جناب والا اس کا یہ حق ہے کہ اس ایوان میں پورا اس پر بحث ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر بحث شروع ہے ابھی۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں نہیں یہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر عبدالرحیم خان صاحب ابھی آپ اس پر بحث شروع کیجئے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل میں جو بحث یا تو گورنمنٹ پر مجھے اختدا میں لے مجھے جائے کہ کیا جواب ہے ان کا؟

جناب ڈپٹی اسپیکر جواب تو بعد میں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل ہاں کسی بھی لیے ہوا ہے کہ آپ جو ہیں تمام اس کو تحریک التواد کے دلختنے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی نہیں بالکل ہم قاعدے کے مطابق چل رہے ہیں۔ آپ کو موقع دیا جا رہا ہے آپ بولیں تاں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں قاعدے پر یہ ہے کہ تحریک التواد کو پورا ٹائم ملے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی کس نے کہا ہے کہ پورا ٹائم نہیں ملے گا؟

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل بالکل اور لوگ بحث کریں آپ نے لوگوں کو بند کیا ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی جب اسپیکر یہ زبردستی کیے، بحث کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل آپ فائز ہو گئے ہیں۔ لوگوں پر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جب اسم اللہ خان صاحب آپ ذرا تشریف رکھئے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل آپ نے لوگوں کو بند کیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جی کیا؟

مولوی امیر زمان (سینئر مسٹر) روز کے مطابق اس تحریک کے لئے دلختنے ٹائم اس اسلی کا اور ارکان کا حق بنتا ہے لہذا ہم نے یہ حق دیا ہے۔ دلختنے ہم انتظار کر لیں گے اس کے لئے تو جس ساتھی نے بھی بولنا ہے۔ اس پر ہم باقاعدہ حصہ لے لیں گے۔ یہ تحریک

اکیلا جو پیش ہوئی ہے۔ یہ رحیم صاحب نے ایک علاقہ یا ایک آدمی کے لئے پیش نہیں کیا ہے۔ یہ بلوچستان کے لئے ہے۔ اب بلوچستان کے مسئلے پر ہم ضرور حصہ لے لیں گے۔ لہذا وہ اپنا تحریک پر بحث شروع کریں۔ تاکہ ہم حصہ میں جب وہ بحث شروع نہیں کرتے تو پھر ہم حصہ کس طرح لے لیں۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر ٹھیک ہے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا یہ۔ آپ نے یعنی ہاؤس پر ایک معنی میں پوری پابندی لگائی۔ ٹھیک ہے کہ ہم نے یہ۔ آپ کی ایسے الفاظ ہم نے تسلیم کر لئے ورنہ آپ نے بالکل پابندی لگائی ہے۔

(ایوان میں شور)

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں کچھ نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر جناب عبدالرحیم خان صاحب یہ آپ کا نام ہے۔ آپ اپنے نام کو خالع مت کریں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا میں جا سکتا ہوں میں بیٹھ سکتا ہوں بالکل انسی قرار داد پر انسی تحریک پر میں بات نہیں کروں گا۔ With due respect آپ کا احتدام کرتے ہوئے۔ میں ایسے ہی آئیں باسیں خالیں کر کے ایسے ہم نہیں آئے ہیں۔ یہاں کبھی بالکل ہم نہیں آئے ہیں۔ اس لئے۔ بالکل وہ جو محترم نے بات کی ہے ایسے یہاں کچھ نہیں۔ محترم نے جو کہا ہے یہاں کچھ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر جناب عبدالرحیم خان صاحب اس کو موخر نہیں کیا جا سکتا ہے آج۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جو زیادتی یہاں باقاعدہ Privatization Commission کی دکھانی ہے اس پر وہ یہ جو ہے لوگ اس پر باقاعدہ پرداز ڈالتے ہیں۔

(جناب عبدالرحیم خان مندو خیل اور سردار غلام مصطفیٰ خان ترین واک اکٹ

کر گے ।

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب عبدالرحیم خان صاحب عیسیٰ منٹ ہم آپ کو دے چکے ہیں اب۔

مسٹر عبدالرحمان کھیران (وزیر) پواںٹ آف آرڈر جناب اسپیکر صاحب یا غیر قانونی واؤک آؤٹ ہے ہم تو نامم دے رہے ہیں اور وہ غیر قانونی واؤک آؤٹ کر رہے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر کو رم بھی پورا ہے ہم جواب دیتے رہے ہیں۔ وہ مرضی والے ہیں گیارہ آدمی پورے ہیں یہ شے ہوئے۔

مولوی امیر زمان (سینئر مسٹر) ایک تو یہ ہے کہ ہم معزز ارکان کے اس واؤک آؤٹ پر اظہار افسوس کرتے ہیں کہ قواعد کے مطابق ہم ان کو نامم دے رہے ہیں اور ہم یہ شے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب جان محمد خان جمالی صاحب ذرا ان کو سمجھائیں۔
(ایوان میں شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔

مولوی امیر زمان (سینئر مسٹر) اب —

جناب ڈپٹی اسپیکر جی جی۔

مولوی امیر زمان (سینئر مسٹر) اس کے باوجود وہ ساتھی واؤک آؤٹ کر گئے دوسرا یہ ہے چونکہ کو رم پورا ہے رولز کے مطابق تحریک ہیش ہوئی ہے اور اس اجلاس سے آج کے لئے موخر ہوا تھا۔ لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم گورنمنٹ کی طرف سے اسکی وضاحت کر دیں گے اور اس تحریک کو آپ یہیں پر ختم کر دیں غثادیں اس کو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جی۔

مولوی امیر زمان (سینئر مسٹر) لہذا ہم اس کے بارے میں وضاحت کرتے ہیں کہ یہ جو اس کے لیمنڈر ہو گئے ہیں۔ (ایوان میں شور)

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) یہ جو مینڈر ہوا ہے ۲۳ تاریخ کو ہم گورنمنٹ کی طرف سے یہ یقین دبائی کرتے ہیں کہ یہ مینڈر Cancel ہے۔ اور اس مینڈر کے مطابق یہ کارروائی نہیں ہوگی۔ لہذا جہاں تک Privatization کی بات ہے اسکے جو Notification خان صاحب نے پڑھ لیا کہ وہ کمیٹی باقاعدہ مواد جمع کر کے پھر کابینہ کو نشاندہی کرے گی۔ لہذا جب یہی وہ کمیٹی جب کابینہ کو نشاندہی کرے پھر حکومت بلوچستان بخششیت کابینہ بیٹھ کر کے اس کے متعلق سوق میں گے پھر اس کے بعد وکھنا ہوگا۔ لہذا جب تک بلوچستان کے کابینہ کا فیصلہ نہیں ہوگا اس وقت تک یہ مینڈر نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر محکمہ کو تحریک پر تقریر کرنے کے لئے ۳۰ منٹ کا وقت دیا گیا۔ لیکن محکمہ نے اس پر تقریر کرنے سے انکار کر دیا اور واک آؤٹ کر گئے لہذا اسکلی کی کارروائی مورخ ۱۵ نومبر، ۱۹۹۷ء بوقت ۲ بجے شام تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(۱) اسکلی کی کارروائی شام سات، بجکر چالپس ۰۰ منٹ پر مورخ ۱۵ نومبر، ۱۹۹۷ء شام ۲ بجے تک ملتوی ہو گئی۔

لے اسیلی کے قواعد و انضباط کا رہیں مناسب تر ترمیم کی بھی سفارش کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد یہ ہے کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ بلوچستان صوبائی اسیلی کی مجلس قائد کے چیئرمین وزراء کی بجائے صرف ممبران منتخب کے جامیں کیونکہ مجلس قائد کے چیئرمین وزیر کی صورت میں مذکورہ مجلس کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ لہذا ایوان سے اس مقصد کے لئے اسیلی کے قواعد و انضباط کا رہیں مناسب تر ترمیم کی بھی سفارش کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں یا والیں لینا چاہتے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی جب اسپیکر میری اطلاع کے مطابق اور آپ کو بھی معلوم ہے کہ اسیلی کے قوانین تبدیل ہو رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں اسپیکر صاحب سے بھی بات ہو گئی ہے۔ قائد ایوان سے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ترمیم ہم اسی میں لائیں گے۔ وزراء بھی چیئرمین بن سکتے ہیں اور بلوچستان میں روایت ہو گئی ہے کہ بڑی کاپیٹن اور وزراء ویسے ترمیم آرہی ہے تو میں اس کو والیں لیتا ہوں۔ عبدالرحیم خان سے معدودت کے ساتھ یہ قرار داد نیک نصیتی کی بنیاد پر والیں لی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد والیں لے لی گئی؟

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل کیا وزراء چیئرمین بن سکیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد میں ہے کہ وزراء چیئرمین نہیں بن سکیں گے۔ اس کے لئے ترمیم لارہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد نمبر ۲۵۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ اور سردار سترام سنگھ ڈوکی۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) جب اس کے متعلق گزارش ہے کہ روڈ کے مطابق سوال جو ہے ڈیلفر ہو سکتا ہے۔ قرار داد ڈیلفر نہیں ہو سکتی۔ قرار داد کے لئے جب اسیلی کا اجلاس ختم ہو جائے تو بعد میں ہمیں محک نے نیا نوش دتنا ہے اسیلی کی جتنی کارروائی گرفتہ اجلاس میں رہ گئی ہے میر باضاطہ لکھے گا کہ جتنی بھی میری کارروائی رہ گئی ہے وہ دوبارہ

لائی جائے۔ قرار داد قواعد و ضوابط کے تحت ڈیفر نہیں ہو سکتی ہے اور سوال ڈیفر ہو سکتا ہے پہلے جو عبدالکریم نوشیروانی کی قرار داد ڈیفر کی وہ بھی قواعد کے خلاف ہے آپ روٹنگ دیں۔ نیا نوٹس دے دیں بے شک وہ بعد میں لائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد نمبر، ۳ میر جان محمد خان جمالی صاحب پیش کریں۔

میر جان محمد خان جمالی

یہ کہ بلوچستان کے اضلاع جعفر آباد، جhel مگسی اور نصیر آباد میں لاکھوں ایکڑ پاریسی سکس دھان (PADDY) کاشت کی جاتی ہے۔ چونکہ اب رائیں ایکسپورٹ کارپوریشن بھکاری کے آخری مراحل میں ہے جسکی وجہ سے کاشکاروں / زمینداروں کو ان کے چاول کی فصلات کا جائز معاوضہ بھی نہیں مل رہا ہے۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت نے بلوچستان کے ایسی سکس جو شی چاول کی برآمد کی Private Sector پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ جبکہ پنجاب کے باسمی چاول کی برآمد کی Private Sector کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ یہ اقدام نہ صرف بلوچستان کے کاشکاروں کے لئے غیر مناسب ہے بلکہ حصہ بھی ہے۔ اس اقدام سے بلوچستان کے کاشکاروں اقتصادی اور معماشی بحران میں جملہ ہو رہے ہیں۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے فوری طور پر رجوع کرے تاکہ وہ ایسی سکس جو شی چاول کی برآمد کی اجازت بھی شعبے (Private Sector) کو دے۔ تاکہ بلوچستان کے کاشکاروں کو ان کے فصلات کا مناسب معاوضہ ملے اور زر مبارلہ بھی کمایا جاسکے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر قرار داد یہ ہے کہ بلوچستان کے اضلاع جعفر آباد، جhel مگسی اور نصیر آباد میں لاکھوں ایکڑ پاریسی سکس دھان (PADDY) کاشت کی جاتی ہے۔ چونکہ اب رائیں ایکسپورٹ کارپوریشن بھکاری کے آخری مراحل میں ہے جسکی وجہ سے کاشکاروں / زمینداروں کو ان کے چاول کی فصلات کا جائز معاوضہ بھی نہیں مل رہا ہے۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت نے بلوچستان کے ایسی سکس جو شی چاول کی برآمد کی Private Sector پر پابندی عائد کر

رکھی ہے۔ جبکہ پنجاب کے باستی چاول کی برآمد کی Private Sector کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے سے اقدام نہ صرف بلوچستان کے کاشکاروں کے لئے غیر مناسب ہے بلکہ حصہ بھی ہے۔ اس اقدام سے بلوچستان کے کاشکاران اقتصادی اور معاشری بحران میں بدلنا ہو رہے ہیں۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے فوری طور پر رجوع کرے تاکہ وہ ایری سکس جو شی چاول کی برآمد کی اجازت بھی شعبے (Private Sector) کو دے۔ تاکہ بلوچستان کے کاشکاروں کو ان کے نصلات کا مناسب معاوضہ ملے اور زر مبادلہ بھی کیا جاسکے۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اپنے کی اس میں میں نے کوئی بھی چوری تقریر نہیں کرنی صرف موافقت کرنا ہے۔ کہ پنجاب کا باستی چاول تو جا سکتا ہے۔ لیکن ہمارا چاول ایری 6 جس کو کچھ دوستوں کو پختہ ہو کر جب دھان کا چھکلا ہوتا ہے۔ تو اس کو پانی میں Ball کر لیتے ہیں۔ وہ جو شی چاول بن جاتا ہے وہ افغانستان کو پہلے بھی جاتا ہے Legally بھی اور بیس سال پہلے Permit کا زمانہ تھا۔ پھر وہ بند کر دیا گیا اور وہ جو گنجائش تھی۔ بلوچستان کے زمینداروں کو کاشکاروں کو وہ بھی بند ہو گئی تو میری گزارش ہے کہ Land route افغانستان کو بھی راستے جاتے ہیں اور ایران کو بھی۔ دونوں سے پرانیوں پارٹیز Private Parties کو اجازت دی جائے کہ چاول ہمارے علاقوں سے خرید کر کے افغانستان کو Supply کیا جائے۔ وہاں کے لوگ اسے شوق سے استعمال کرتے ہیں اور ایران بھی۔ حق ہمارا اس لئے بھی بنتا ہے کہ باستی تو پنجاب میں پیدا ہوتا ہے وہ تو فوراً بیخ دیا جاتا ہے۔ ہمارے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جائے جو اپنے لئے وہ سوچتے ہیں۔ ہر مسلمان یعنی جو میں اپنے لئے چاہتا ہوں۔ بحیثیت مسلمان کے میری بھی خواہش ہے کہ دوسروں کے لئے بھی میں وہی چاہوں۔ متحیر رہا ہوں حدیث کیونکہ اوگھنے لگے ہیں۔ آپ کو تھوڑا جگانا بھی چاہتا ہوں آپ کو۔ جگانا بھی ہے تو گزارش یہ ہے چھوٹی سی ختیر بات ہے اور میں آپ سے گزارش کروں گا سارے ایوان سے کہ اسے تسلیم کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کوئی دوسرا رکن اگر کہنا چاہتے ہیں؟
میر فائق علی جمالی (وزیر) جناب اسپیکر آپ کے توسط سے میں جان جمالی صاحب کی
اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ اور اس الیوان سے آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ اسے
حقیقہ طور پر منظور کیا جائے کیونکہ بلوچستان کے یہ عین واحد اضلاع ہیں جہاں پر چاول کی
کاشت ہوتی ہے جعفر آباد، نصیر آباد اور بھل گمی آپ سے اور الیوان سے یہ گزارش ہے کہ
اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جی عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب ذرا اختصار سے کام لیجئے گا۔
مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا میں اس میں ایک بات کا اضافہ کرنا
ہوں وہ یہ ہے کہ تجارت کی پالسی میں ہمارا حصہ ہو یہ صحیح بات ہے کہ یہ چاول اگر اچھی قیمت
ہمیں ملتے تو یہ ہمارے لوگوں کا روزگار ہے یہ بات ہے کہ اب ہمارا جو چاول ہے وہ باہر نہیں
بھیجا جاتا۔ ہمارے لوگوں کے لئے مزدوری نہیں ہے۔ اس میں ہمارا سبب ہمارا میوه نہیں بھیجا
جاتا۔ ہماری سبزی نہیں بھیجی جاتی تو ملک کا ہوتا یہ ہے کہ آپ پالسی بناتے ہیں اپنے لوگوں کے
لئے دوسروں کا بھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر تو آپ ترمیم لانا چاہتے ہیں؟
مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل میں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر جی۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں ترمیم تو اس نے اگر وہ کرنا چاہیں تو خود وہ
فقرہ کھلے جان جمالی صاحب خود اس میں فقرہ لکھیں۔ کہ ان چیزوں میں ہمارے لئے کہ
پالسی میکنگ میں تجارت کے باقاعدہ ہمارا حصہ ہو اس پر اسی کا حصہ بنائیں۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر ایک مخصوص بات تھی اس وقت سینئر مسٹر
صاحب موجود ہیں قائد الیوان موجود نہیں ہیں میری تو گزارش سارے دوستوں سے ہوگی۔
دونوں طرف سے Treasury Benches سے بھی اور حزب اختلاف سے بھی کہ ایک حقیقت

قرارداد ہم لے آئیں اٹھارہ تاریخ کو سرکاری بینچر سے بھی اور اپوزیشن بینچر سے بھی کہ جو بھی قوی تجارتی پالسی ہے پالسی میکنگ Policy میں بلوچستان کے نمائندگی لازمی ہو۔ مولوی امیر زمان (سینئر وزیر) یہ کمیٹی تجارت کی اپسیکر صاحب کی سربراہی میں پہلے بن چکی ہے۔ آج کی قرارداد مخصوص ہے اور وہ قرارداد ۱۸ تاریخ کو لے آئیں۔

جناب ڈپٹی اپسیکر سوال یہ ہے کہ قرارداد کو منظور کیا جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب اپسیکر اس تحریک کو دو گھنٹے رکھنے کا حق ہے اس کو آخر میں رکھنا ہی نہیں چاہئے تھا۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو آنے والی تاریخ ہے اس پر آپ رکھیں اور رجھدا ایسا بنایں کہ اس پر پوری طرح بحث ہو سکے جتاب یہ موضوع ایسا ہے اس پر ہمیں بحث کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی اپسیکر جتاب عبدالرحیم خان صاحب اگلے دن کے لئے بھی کہ روز کے مطابق یہ کارروائی کے آخر میں رکھا جاتا ہے اس کو۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل لیکن دو گھنٹے آخر میں دیکر۔
مولوی امیر زمان (سینئر مسٹر) جتاب اپسیکر تحریک اتواء کے لئے دو گھنٹے روز میں ہیں اگر اس پر کوئی آدی تقریر کرنا نہیں چاہتا تو دو گھنٹے پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل تو کیوں نہیں کریں گے؟
مولوی امیر زمان (سینئر مسٹر) میں گزارش یہ ہے کہ اس کے لئے آپ نے آج کا تمام رکھا ہے لہذا خان صاحب کو اجازت دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اپسیکر خان صاحب اگر آپ اس پر کچھ بولنا چاہیں گے طویل بحث و مباحثہ کے لئے رکھیں گے تو پھر اسے موخر کر دیتے ہیں اٹھارہ تاریخ کے لئے۔

مولوی امیر زمان (سینئر وزیر) رحیم صاحب اس پر بحث کریں ہم Treasury کی طرف سے جواب دیں گے آج اس کو منتادیں۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر تو نحیک ہے پھر نماز کے لئے وقفہ رکھ لیں گے۔۔۔ ابھی تو نماز کا نامم بے عبدالرحیم خان صاحب۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب والا جتاب اسپلیکر یہ بے ادبی معاف آپ میربانی۔ یہ وہ ایسے ہی جو بڑا مسئلہ ہوتا ہے اس کو دیے ہی آئیں باسیں خائیں کر کے یہ جو ہے اسکلی کا طریقہ کار نہیں ہے اس میں سب کو۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر اگر آج نماز کے بعد ہم آجایں تو یہ پھر۔۔۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل میں تو Protest کروں گا میں تو بیٹھوں گا جو بھی بات کرنا چاہتے۔

مولوی امیر زمان (سینٹر فسٹر) اب آپ ذرا ہماری تجویز تو سنیں۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر سننے بیس جی۔ جی جی۔

مولوی امیر زمان (سینٹر فسٹر) ہم گزارش کرتے ہیں ہمارے ممبر حضرات کی طرف سے کہ اس تحمیک التواہ کے لئے آپ نے دو گھنٹے دیئے ہیں۔ بے شک خان صاحب بولیں وہ اپنا حق پورا کریں جو اس کا آدھا گھنٹہ ہے یا بیس منٹ ہے وہ پورا کریں ہمارا حق ہمارے حوالے کریں چاہے ہم اسے پورا کریں یا اسے چھوڑ دیں۔ اور نماز کیلئے وقت ہے کیونکہ عشاء کی نماز ہے ہم پھر بعد میں نماز پڑھ لیں گے باجماعت۔ لہذا اب میربانی کر کے ان کو اجازت دیدیں۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر کیا رائے ہے؟

مولوی امیر زمان (سینٹر فسٹر) نحیک ہے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر پھر نماز پڑھیں گے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب والا میں اس پر احتجاج کرنا ہوں لہذا میں اپنی طرف سے بات نہیں کروں گا۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر جتاب عبدالرحیم خان صاحب۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل میں اس پر احتجاج کرتا ہوں میں بحث نہیں کروں گا۔ اس بات پر احتجاج کرتا ہوں کہ ہمیشہ اس وقت یہ جو عام طور پر ایسیلی کا اجلاس باقاعدہ ملتی ہو جاتا ہے۔ اب وہ تو چھوڑ دیں وہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن اس وقت آپ جو میں ایسے اہم مسئلے کو جس میں دو گھنٹے اسکا حق ہے اور آپ ایسے ہی In Hurry جا رہے ہیں یہ تو ایسیلی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر دو گھنٹے نہیں ہے ملت آدھا گھنٹہ ہے میں منٹ۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل میرے دو گھنٹے بھی آپ کے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر عبدالرحیم خان صاحب۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل بھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر آپ کو ہم آپکا اپنا حق پورا دیں گے کوئی جلدی نہیں کریں گے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل میں جواب والا میں نے وہ اپنا حق جو ہے ان کو دے دیا ہے۔

مولوی امیر زمان (سینئر مسٹر) جب اسپیکر کیونکہ عزک اس پر ۔ ۔ ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر اب تحریک میں پیش کرتا ہوں۔ مورخ دس نومبر ۱۹۹۶ء کی

باشایط مشترکہ تحریک اتواء نمبر ۲ می جانب عبدالرحیم خان مندوخیل اور سردار غلام معظمن خان

ترین۔

بسم اللہ خان کاکٹر (وزیر) عبدالرحیم صاحب پشتہ میں بولے۔

مولوی امیر زمان (سینئر مسٹر) پشتہ میں بولے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب آپ کے لئے میں منٹ

ہو رکھتے ہیں۔ جو بھی سے ذرا آپ عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب آپ ذرا رسول،، کو پڑھیں۔ (ایوان میں شور)

بسم اللہ خان کاکٹر (وزیر) رحیم صاحب ہم سب حصہ لیں گے۔ ہم سب حصہ لیں

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب عبدالرحیم خان صاحب آپ رول، کو ذرا پڑھیئے۔ پہلے سے بھی شاید آپ کے ذہن میں اسکا کچھ خاکہ ہو۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل وہ تو تھیک ہے کہ میرے لئے میں منت ہے۔ وہ تو صحیح ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر میں ان کے لئے وہی نام دیتا ہوں جو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے گا۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا میں بھی کہونا گا کہ یا تو گورنمنٹ مجھے یہ بتا دے کہ انہوں نے کیا یعنی ان کا جواب کیا ہے پہلے مجھے جائیں۔ اگر نہیں ہے تو پھر جو ہے میں اپنی تحریک کے محض۔

جناب ڈپٹی اسپیکر پہلے میں اس کو پڑھ لوں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل (وزیر) جناب اسپیکر اگر رحیم صاحب کی تسلی کے لئے میں کچھ باہمیں کروں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر پہلے میں اسے میں پڑھ لوں۔ صوبائی اسمبلی کے ٹابٹل کار ۱۹۸۳ء کے قاعدہ نمبر سے تحریک یہ ہے کہ حکومت نے صوبہ کے معاویات کی کھلمن کھلا خلاف ورزی کرتے ہوئے صوبہ کے پہلک سیکر کے اداروں کی فروخت اور وہ بھی غیر قانونی فروخت کے اقدامات کے سلسلے کے پہلے قدم کے طور پر گورنمنٹ پر شنگ پریس کوئٹہ کو نیلام کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے باقاعدہ ٹینڈر بذریعہ اخبارات مورثہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو طلب کر لئے گئے ہیں۔ جو کہ ۱۲ نومبر ۱۹۹۰ء کو کھونے جائیں گے تراشہ اخبار مسلک ہے۔

اب تحریک کے لئے میں عیسیٰ منت کا نام مخصوص کرتا ہوں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل وہ میں لوں گا جناب وہ مسئلہ نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے جناب والا کہ تحریک اخواز کی اہمیت آپ نے ختم کر دی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جی نہیں۔
مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جناب والا ایک تو یہ ہے آپ وہ تحریک التوام
ہے

جناب ڈپٹی اسپیکر ہم نے نماز جیسے فریضہ کو موخر کیا ہے۔ آپ ذرا سوچیں تو۔
مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں نہیں۔ جناب والا اب آپ جو ہیں آپ
ایسے وہ آپ ڈالتے ہیں کہ اس کو کوئی باخدا لٹا سکے۔ یہ طریقہ آپ نہ کریں سرمدی کریں۔
میں جو ہوں دیکھیں میں یہ تحریک جناب والا اس کا یہ حق ہے کہ اس ایوان میں پورا اس پر
بحث ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر بحث شروع ہے ابھی۔
مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں نہیں یہ نہیں ہے۔
جناب ڈپٹی اسپیکر عبدالرحیم خان صاحب ابھی آپ اس پر بحث شروع کریجئے۔
مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل میں جو بحث یا تو گورنمنٹ پلے مجھے اعتماد میں لے
مجھے باتے کہ کیا جواب ہے ان کا؟

جناب ڈپٹی اسپیکر جواب تو بعد میں۔
مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل ہیں کسی بھی ایسے ہوا ہے کہ آپ جو ہیں تمام اس کو
تحریک التوام کے دلختنے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی نہیں بلکہ ہم قاعدے کے مطابق چل رہے ہیں۔ آپ کو موقع
دیا جا رہا ہے آپ بولیں نا۔
مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں قاعدے پلے یہ ہے کہ تحریک التوام کو پورا
نام ملتے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی کس نے کہا ہے کہ پورا نام نہیں ملتے گا؟
مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل بلکل اور لوگ بحث کریں آپ نے لوگوں کو بند

کیا ہے۔

مسٹر سعید احمد باشی جتاب اپنیکر یہ زبردستی کیے بحث کرانا چاہتے ہیں۔ اس پر کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل آپ فائز ہو گئے ہیں۔ لوگوں پر۔

جتاب ڈپٹی اسپیکر جتاب بسم اللہ خان صاحب آپ ذرا تعریف رکھئے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل آپ نے لوگوں کو بند کیا۔

جتاب ڈپٹی اسپیکر جی کیا؟

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) رولز کے مطابق اس تحریک کے لئے دو گھنٹے یا تم اس اسمبلی کا اور ارکان کا حق بخت ہے لہذا ہم نے یہ حق دیا ہے۔ دو گھنٹے ہم انتظار کر لیں گے اس کے لئے تو جس ساتھی نے بھی بولتا ہے۔ اس پر ہم بالآخر حصہ لے لیں گے۔ یہ تحریک اکیلا جو پیش ہوئی ہے۔ یہ رحیم صاحب نے ایک طلاقہ یا ایک آدمی کے لئے پیش نہیں کیا ہے۔ یہ بلوچستان کے لئے ہے۔ اب بلوچستان کے مسئلے پر ہم ضرور حصہ لے لیں گے۔ لہذا وہ اپنا تحریک پر بحث شروع کریں۔ تاکہ ہم حصہ لیں جب وہ بحث شروع نہیں کرتے تو پھر ہم حصہ کس طرح لے لیں۔

جتاب ڈپٹی اسپیکر تھیک ہے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب والا یہ سے آپ نے یعنی باؤس پر ایک معنی میں پوری پابندی لگائی۔ تھیک ہے کہ ہم نے یہ سے آپ کی ایسے الفاظ ہم نے تسلیم کرنے ورنہ آپ نے بالکل پابندی لگائی ہے۔

(ایوان میں شور)

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل نہیں کچھ نہیں۔

جتاب ڈپٹی اسپیکر جتاب عبدالرحیم خان صاحب یہ آپ کا نام ہے۔ آپ اپنے نام کو خلائق مت کریں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جتاب والا میں جا سکتا ہوں میں بیٹھ سکتا ہوں
بالکل ایسی قرارداد پر ایسی حریک پر میں بات نہیں کروں گا۔ With due respect آپ کا
احترام کرتے ہوئے۔ میں ایسے ہی آئیں باعیں شایعیں کر کے ایسے ہم نہیں آئے ہیں۔ یہاں
کبھی بالکل ہم نہیں آئے ہیں۔ اس لئے۔ بالکل وہ جو محترم نے بات کی ہے ایسے یہاں کچھ نہیں۔
محترم نے جو کہا ہے یہاں کچھ نہیں ہے۔

جتاب ڈپٹی اسپیکر جتاب عبدالرحیم خان صاحب اس کو موخر نہیں کیا جا سکتا ہے
آج۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل جو زیادتی یہاں باقاعدہ Privatization
Commission کی دکھانی ہے اس پر وہ یہ جو ہے لوگ اس پر باقاعدہ پروہ ڈالتے ہیں۔
(جتاب عبدالرحیم خان مندو خیل اور سردار غلام مصطفیٰ خان ترین واک آٹ
کر گے)

جتاب ڈپٹی اسپیکر جتاب عبدالرحیم خان صاحب عیسیٰ منٹ ہم آپ کو دے چکے ہیں
اب۔

مسٹر عبدالرحمان کھیتران (وزیر) پوائنٹ آف آرڈر جتاب اسپیکر صاحب یہ غیر
قانونی واک آٹ ہے ہم تو نامم دے رہے ہیں اور وہ غیر قانونی واک آٹ کر رہے ہیں۔

میر جان محمد خان جمالی جتاب اسپیکر کو رم بھی پورا ہے ہم جواب دیتے رہے ہیں۔ وہ
مرضی والے ہیں گیارہ آدمی پورے ہیں بیٹھے ہوئے۔

مولوی امیر زمان (سینئر مسٹر) ایک تو یہ ہے کہ ہم معزز ارکان کے اس واک
آٹ پر اقلماں افسوس کرتے ہیں کہ قواعد کے مطابق ہم ان کو نامم دے رہے ہیں اور ہم بیٹھے
ہوئے ہیں۔

جتاب ڈپٹی اسپیکر جتاب جان محمد خان جمالی صاحب ذرا ان کو سمجھائیں۔
(الیوان میں شور)

جناب ڈپٹی اسپلکر ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے
مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) اب سے
جناب ڈپٹی اسپلکر جی جی۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) اس کے باوجود وہ ساتھی واک آٹھ کر گئے دوسرا یہ
ہے چونکہ کورم پورا ہے روز کے مطابق تحریک پیش ہوئی ہے اور اس اجلاس سے آج کے لئے
موخر ہوا تھا۔ لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم گورنمنٹ کی طرف سے اسکی وضاحت کر دیں گے اور
اس تحریک کو آپ یہیں پختم کر دیں مٹا دیں اس کو۔
جناب ڈپٹی اسپلکر جی۔

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) لہذا ہم اس کے بارے میں وضاحت کرتے ہیں کہ
یہ جو اس کے نینڈر ہو گئے ہیں۔ (ایوان میں شور)

مولوی امیر زمان (سینئر فسٹر) یہ جو نینڈر ہوا ہے ۱۳ تاریخ کو ہم گورنمنٹ کی
طرف سے یہ یقین دبائی کرتے ہیں کہ یہ نینڈر Cancel ہے۔ اور اس نینڈر کے مطابق یہ
کارروائی نہیں ہوگی۔ لہذا جباں تک Privatization کی بات ہے اسکے جو Notification خان
صاحب نے پڑھ لیا کہ وہ کمیٹی باقاعدہ مواد جمع کر کے پھر کاپیٹ کو نشاندہی کرے گی۔ لہذا
جب یہی وہ کمیٹی جب کاپیٹ کو نشاندہی کرے پھر حکومت بلوچستان بخششیت کاپیٹ بیندھ
کر کے اس کے متعلق سوچ لیں گے پھر اس کے بعد دکھنا ہوگا۔ لہذا جب تک بلوچستان کے
کاپیٹ کا فیصلہ نہیں ہوگا اس وقت تک یہ نینڈر نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی اسپلکر محکم کو تحریک پر تقریر کرنے کے لئے ۳۰ منٹ کا وقت دیا گیا
لیکن محکم نے اس پر تقریر کرنے سے انکار کر دیا اور واک آٹھ کر گئے لہذا اسمبلی کی
کارروائی مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۷ء بوقت ۲ بجے شام تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کی کارروائی شام سات، بجکر چالیس ۳۰ منٹ پر مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۷ء شام ۲
بجے تک ملتوی ہو گئی۔)